محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(رحمتَ للعالمین، مُحسنِ انسانیت، رہبرِ اُمّت)

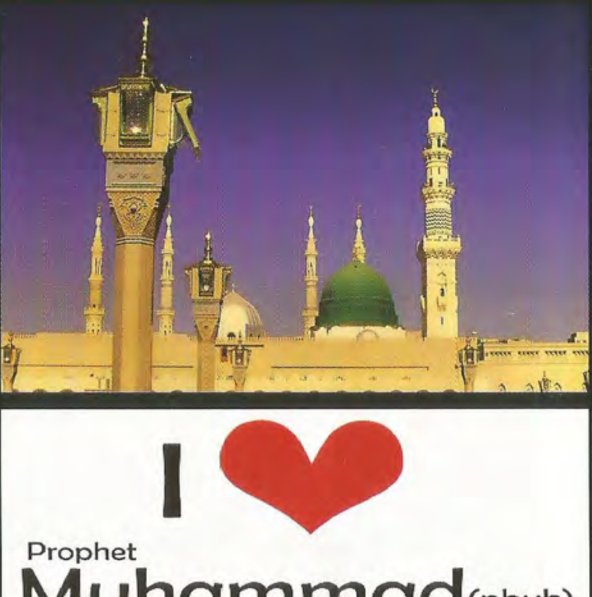

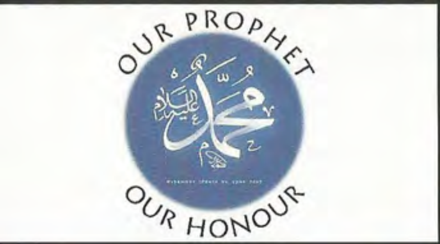

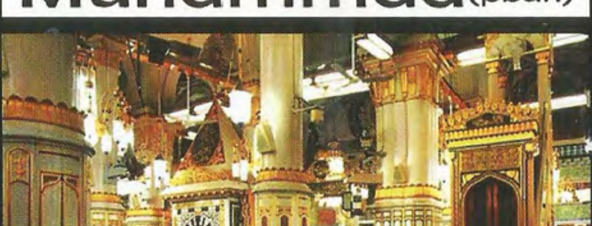

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ○

''اور (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو تمام جہانوں
کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

(سورۃ الانبیآء:107)

فہرستِ مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	ابتدائی حدیث (بخاری و مسلم)	2
2	ابتدائیہ	3
3	تعارف	5
4	رسول اللہ ﷺ کا مقصدِ بعثت	7
5	خاتم النّبیین	10
6	رسول اللہ ﷺ کی اہمیت مقام و مرتبہ (قرآنی آیات کی روشنی میں)	12
7	رسول اللہ ﷺ کا مصیبتوں اور آزمائشوں پر قابلِ مثل صبر و برداشت	19
8	آج ہم مسلمانوں پر ذلّت اور مسکنت کیوں؟	25
9	ایک جائزہ	27
10	اتّباعِ رسول اللہ ﷺ کا تقاضا	32
11	رسول اللہ ﷺ کا ادب	34
12	اطاعتِ رسول اللہ ﷺ کی اہمیت (قرآن مجید کی روشنی میں)	36
13	اطاعتِ رسول اللہ ﷺ کی فضیلت (احادیث کی روشنی میں)	42
14	اسوۂ رسول اللہ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کی مثالی حیاتِ طیبہ)	45
15	ہمارے عملی کام کیا ہونے چاہئیں؟	62
16	سنتوں پر عمل کیسے؟	63
17	اپنی ذات سے کچھ سوالات کیجئے	64
18	رسول اللہ ﷺ کی عظمت کے بارے میں غیر مسلم دانشوروں کے خیالات اور اظہار رائے	65
19	مسنون دعائیں	68
20	اردو انگریزی کتابچوں کی معلومات	70
21	'العلم' کے قرآن کورسز کی معلومات	71

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان اور حُبِّ رسول اللہ ﷺ

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک
کہ میں اس کی نگاہ میں اس کے باپ، اس کے بیٹے
اور سارے انسانوں سے محبوب نہ ہو جاؤں۔''

(بخاری و مسلم)

ابتدائیہ

ہر محبت اپنے ساتھ کچھ مطالبات رکھتی ہے تاکہ محبت کے دعووں کو پرکھا جاسکے کہ آیا دعوے سچے ہیں یا جھوٹے۔ اسی طرح ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ کی محبت کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص آپ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر اکثریت اس محبت کے تقاضوں سے ناواقف ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کی ذات کو صرف اللہ کے رسول ﷺ کی حیثیت سے پہچانا ہے اپنے رہنما کی حیثیت سے نہیں۔ ہم نے خود ہی انہیں اپنے آپ سے علیحدہ (disconnect) کردیا ہے لہٰذا ہماری محبت میں وہ گہرائی، وہ سچائی اور وہ گرمجوشی نظر نہیں آتی جو کہ آنی چاہیئے۔ جبکہ جن لوگوں نے آپ ﷺ کو اپنی ذات کے ساتھ منسوب کیا انہیں اپنا role model بنایا تو آج ان کی زندگیاں واقعتاً صحیح ڈگر پر چل رہی ہیں۔

اس موضوع پر قلم اٹھانے کا مقصد دراصل یہی ہے کہ ہم بحیثیت امتِ مسلمہ جن کو آپ ﷺ کے ذریعے ہدایت کی روشنی نصیب ہوئی، آپ ﷺ کی قدر پہچانیں اور ان کے اس عظیم احسان کا حق ادا کرنے کے قابل ہوسکیں جو انہوں نے ہم پر کیا۔ ہم جہالت، لاعلمی، ظلم، شرک، بدعات کی تاریکیوں میں بھٹک رہے تھے۔ آپ ﷺ نے علم کے نور سے ہماری رہنمائی فرمائی یعنی شرک سے توحید کے نور کی طرف، جہالت سے علم کی طرف، بدعات سے سنّتوں کے نور کی طرف، بے عملی سے عمل کی طرف، ظلم سے انصاف کی طرف، گناہوں سے نیکیوں کی طرف، بداخلاقی سے حسنِ اخلاق کی طرف، حیوانیت سے انسانیت کی طرف، بدتہذیبی سے تہذیب کی طرف، غرضیکہ آپ ﷺ نے امتِ مسلمہ کو اوپر اٹھایا اور اسے بہترین امت بنایا۔ کفار کل بھی اور آج بھی اسی

بات سے آپ ﷺ کے ساتھ حسد اور بغض وعناد رکھتے ہیں اور اس کا اظہار وہ کبھی آپ ﷺ کے خلاف نازیبا کتابیں لکھ کر کرتے ہیں اور کبھی نعوذ باللہ کارٹون بنا کر۔

اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ سے ہماری محبت کا تقاضا کیا ہونا چاہئے؟ کیا یہ کہ ہم اپنے ہی ملک کو تہس نہس کردیں؟ پیٹرول پمپ جلادیں؟ بسوں اور گاڑیوں میں آگ لگادیں؟ غریبوں کی موٹر سائیکلوں کو جلا کر ان کی زندگیاں ان پر تنگ کردیں؟ سڑکوں پر ٹائر جلا کر راستے بند کر کے اپنے غصّے کا اظہار کریں اور پھر رات کو تھک ہار کر سو جائیں؟

جی نہیں! یہ انتہائی غیر اسلامی اور نازیبا طرزِ عمل ہے جس کی کم از کم ایک مومن سے توقع نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے اب ہماری احسان شناسی کا تقاضا ہے کہ جتنا بغض یہ یہود وعیسائی رسول اللہ ﷺ سے رکھتے ہیں اس سے بڑھ کر ہم آپ ﷺ سے اپنی محبت کا اظہار کریں، جتنی وہ آپ ﷺ سے نفرت کرتے ہیں اس سے زیادہ ہم آپ ﷺ کے گرویدہ ہو جائیں، جتنی وہ آپ ﷺ کی مذمّت کرتے ہیں اس سے بڑھ کر ہم آپ ﷺ کی تعریف کریں، جتنے وہ آپ ﷺ کے بدخواہ ہیں اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہم آپ ﷺ کی اطاعت واتباع کریں اور آپ ﷺ کی مردہ سنّتوں کو زندہ کرنے والے بنیں۔ قرآن اور حق کی تبلیغ کے مشن میں آپ ﷺ کا ساتھ دے کر آپ ﷺ کے سچے خیرخواہ بنیں اور آپ ﷺ کے لئے دل سے دعا کریں کہ:

''اے اللہ! جس طرح ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہم تک یہ قرآن پہنچا کر، صرف ہماری اصلاح کی خاطر نہ جانے کتنی قربانیاں دے کر ہم پر جو بے پایاں احسانات فرمائے ہیں، تو اے ہمارے رب! تو بھی ان پر بے حساب اپنی رحمت نازل فرما۔ ان کے درجات اور مرتبے کو بلند فرما اور آخرت میں بھی انہیں تمام مقرّبین سے بڑھ کر اپنا تقرّب اور بلند پایہ مقام عطا فرما۔'' (آمین)

تعارف

نبی اکرم ﷺ کی پوری زندگی ہر مسلمان کے لئے ہر اعتبار سے کامل نمونہ ہے۔ ایک باپ کو اپنی اولاد کی کیسی تربیت کرنی چاہیئے؟ ایک شوہر کو اپنی بیوی کے ساتھ کس طرح حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیئے؟ ایک پڑوسی، داعی، مبلّغ، حکمران، سپہ سالار، فاتح، منصف اور جج کی شخصیت کیسی ہونی چاہیئے؟ ان سب کے لئے آپ ﷺ اسوۂ کاملہ ہیں۔ غرضیکہ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو اسوۂ رسول ﷺ کے اعتبار سے نامکمل اور خالی نظر آتا ہو۔

جبکہ ہمارا تو حال یہ ہے کہ جو امامِ مسجد ہے وہ خطابت نہیں کرسکتا، جو مبلّغ ہیں وہ سپہ سالار نہیں ہوسکتے، جو لوگ خاندان نباہ رہے ہیں ان کے پاس نہ تو قرآن پڑھنے کا وقت ہے اور نہ ہی تبلیغ کا اور جو کاروبار کررہے ہیں وہ محض کاروبار کرنے ہی کو کافی سمجھ کر زندگی گزار دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کی یہ جامعیت پوری انسانی تاریخ کو کھنگال کر دیکھ لیں کہیں نظر نہ آئے گی۔ آپ ﷺ بیک وقت مسجدِ نبوی کے امام بھی ہیں اور خطیب بھی، اصحاب صفہؓ کے معلم و مدرس بھی ہیں اور صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت کے تربیت اور تزکیہ کرنے والے بھی، عیسائیوں، یہودیوں کے جو وفود آرہے ہیں ان سے بھی آپ ﷺ ہی معاملات کررہے ہیں، مقدمات، تنازعات سب آپ ﷺ کی عدالت میں پیش ہورہے ہیں۔

غور کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا کون سا پہلو ہے جہاں یہ محسوس ہو کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی ذات میں نمونہ نہیں مل سکتا؟

صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ کی محبت میں نہ کبھی جلوس نکالے، نہ 12 ربیع الاول کو جھوم جھوم کر نعتیں پڑھیں، نہ چراغاں کیا، نہ قرآن ختم کرنے کی دوڑ میں حصہ لیا اور نہ ہی آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان کی برسی منائی۔ ہاں! ان کی زندگیاں سنّتِ رسول اللہ ﷺ کے نور سے روشن تھیں۔ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ ان کی زندگیوں میں رچی بسی ہوئی تھی۔ وہ کوئی کام خلافِ سنّت نہ کرتے تھے اور انہیں اس بات کا بھی بخوبی علم تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا میں اس لئے تشریف نہیں لائے کہ اپنی پیدائش کا دن منوائیں یا اپنی شہرت اور نام ونمود چاہیں۔ اگر آپ ﷺ یہ چاہتے تو کفار تو آپ ﷺ کو سردار بنانے، مال و دولت نچھاور کرنے پر تیار تھے کہ اس کے بدلے آپ ﷺ دعوتِ دین چھوڑ دیں۔ اگر آپ ﷺ کو یہی سطحی چیزیں مطلوب ہوتیں تو آپ ﷺ ان کی یہ پیشکش قبول کر لیتے مگر آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں کہ میں اس کام کو اس حد تک پہنچائے بغیر چھوڑ دوں کہ یا تو اللہ اسے غالب کر دے یا میں اس راہ میں فنا ہو جاؤں، تو نہیں چھوڑ سکتا۔" (ابنِ ہشام)

رسول اللہ ﷺ کا مقصدِ بعثت

توحید کی دعوت دینا، شرک کا رد کرنا، اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانا، اللہ تعالیٰ کے دین کو غالب کرنا اور قائم کرنا دراصل محمد رسول اللہ ﷺ کا مقصدِ بعثت تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہمیں مختلف مقامات سے پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

ترجمہ: ''وہی تو ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پورے کے پورے دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔'' (سورۃ الصّف:9)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

..... اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا..... ○

ترجمہ: .....آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے.....''

(سورۃ المآئدہ:3)

اسی سورت میں آگے ارشاد ہوتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ..... ○

ترجمہ: ''اے پیغمبر ﷺ! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچادو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا......'' (سورۃ المآئدہ:67)

ایک اور جگہ قرآن میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے بھیجے جانے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

❁ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ۝ وَّدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۝

ترجمہ: ''اے نبی ﷺ! ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر، اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر۔''

(سورۃ الاحزاب:46-45)

پھر آپ ﷺ کی بعثت صرف عربوں کے لئے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسانیت کے لئے اور قیامت تک کے لئے تھی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

❁ قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ ..... ۝

ترجمہ: ''کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا پیغمبر ہوں جو زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے......'' (سورۃ الاعراف:158)

❁ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

''وہی ہے جس نے امّیوں کے اندر ایک رسول ﷺ خود ان ہی میں سے اٹھایا، جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے، ان کی زندگی سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور (اس رسول ﷺ کی بعثت) ان دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں۔ اور وہ (اللہ) غالب اور کمال حکمت والا ہے۔''

(سورۃ الجمعہ:3-2)

وضاحت:

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی چار اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے۔

(1) تلاوتِ قرآن (2) تعلیمِ قرآن (3) تزکیہ (4) تعلیمِ حدیث۔

ان چار کاموں کے ذریعے سے آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی ایسی اعلیٰ تربیت کی جس کے نتیجے میں صحابہ کرامؓ کی ایک بہترین جماعت وجود میں آئی۔ آج ہمیں بھی امّت مسلمہ کی تربیت اور تزکیے کے لئے یہ چار کام کرنے ہوں گے۔ کیونکہ یہی تربیت یافتہ لوگ قرآن اور سنّت کے احکامات کو ملک کے نظامِ سیاست، نظامِ معیشت، نظامِ معاشرت، نظامِ تعلیم پر نافذ کرنے کے اہل ہوں گے۔

خاتم النّبیین

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

"(لوگو) محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول ﷺ اور خاتم النّبیین ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب:40)

خاتم مہر کو کہتے ہیں اور مہر آخری عمل کو ہی کہا جاتا ہے یعنی آپ ﷺ پر نبوّت و رسالت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے بعد جو بھی نبوّت کا دعوٰی کرے گا وہ نبی نہیں بلکہ کذّاب و دجّال ہوگا۔

قیامت کے قریب عیسیٰؑ کا نزول ہوگا جو صحیح روایات سے ثابت ہے۔ مگر وہ نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے بلکہ نبی اکرم ﷺ کے امّتی بن کر آئیں گے۔ اس لئے ان کا نزول عقیدۂ ختمِ نبوّت کے منافی نہیں۔

مندرجہ ذیل احادیث میں اسی مضمون کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کرامؑ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی پر اظہارِ حیرت کرتے تھے مگر کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النّبیین ہوں۔ (یعنی میرے آنے پر نبوّت کی عمارت مکمل ہو چکی ہے، اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے جسے پُر کرنے کے لئے کوئی آئے) (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے چھ باتوں میں انبیاء کرامؑ پر فضیلت دی گئی ہے۔

۱۔ مجھے جامع ومختصر بات کہنے کی صلاحیت دی گئی۔
۲۔ مجھے رعب کے ذریعے سے نصرت بخشی گئی۔
۳۔ میرے لئے اموالِ غنیمت حلال کئے گئے۔
۴۔ میرے لئے زمین کو مسجد بھی بنادیا گیا اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی۔
۵۔ مجھے تمام دنیا کے لئے رسول بنایا گیا۔
۶۔ اور میرے اوپر انبیاءؑ کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' رسالت اور نبوّت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔'' (ترمذی)

ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''.... اور یہ کہ میری امّت میں تیس کذّاب ہونگے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (ابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ کی اہمیت مقام و مرتبہ
(قرآنی آیات کی روشنی میں)

عیسیٰؑ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خوشخبری

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ..... ○

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ نے کہا کہ "اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) آیا ہوں (اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آ چکی ہے (یعنی) تورات اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا ان کی بشارت سنانے والا ہوں......" (سورۃ الصّف:6)

اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو بحیثیت نبی مقرر کرنا

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

"اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف روح القدس کے ذریعے سے (قرآن) بھیجا ہے۔ تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان کو۔ لیکن ہم نے اس کو نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور بے شک (اے محمد ﷺ)! آپ سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔" (سورۃ الشوریٰ:52)

رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور نبوّت کا اعلان

يَآيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝

''اے (محمد ﷺ)! اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے، اٹھئے اور (لوگوں کو) خبردار کیجئے۔'' (سورۃ المدثر:2-1)

آپ ﷺ روشن چراغ

يَآيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

''اے نبی ﷺ! ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔''

(سورۃ الاحزاب:46-45)

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حوضِ کوثر عطا کیا

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝

''(اے محمد ﷺ)! ہم نے آپ ﷺ کو (حوضِ) کوثر عطا فرمایا۔'' (سورۃ الکوثر:1)

اللہ تعالیٰ نے رہتی دنیا تک آپ ﷺ کا ذکر بلند رکھا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝

''اور ہم نے آپ ﷺ کا ذکر بلند کیا۔'' (سورۃ الم نشرح:4)

اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کے لئے مقامِ محمود کا وعدہ

..... عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○

".....قریب ہے کہ اللہ آپ ﷺ کو مقامِ محمود میں داخل کرے۔" (سورۂ بنی اسرائیل:79)

آپ ﷺ رسولِ امین

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ..... ○

"اور کبھی نہیں ہوسکتا کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ سے خیانت ہو جائے....." (سورۂ آلِ عمران:161)

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ○

"اور یہ غیب کی باتوں کو بتانے میں بخیل بھی نہیں۔" (سورۂ التکویر:24)

آپ ﷺ کو جان و مال اور دنیا کے ہر رشتہ سے محبوب رکھنے کا حکم

..... اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ..... ○

".....پیغمبر ﷺ مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر ﷺ کی بیویاں ان (مومنوں) کی مائیں ہیں....." (سورۂ الاحزاب:6)

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ٰ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ

اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ...o

''کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کی کمی سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے....'' (سورۃ التوبہ:24)

مومنوں پر آپ ﷺ کے فیصلوں کی پابندی کو لازم قرار دیا گیا

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا o

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپ ﷺ کو منصف نہ بنائیں۔ اور جو فیصلہ آپ ﷺ کردیں اس سے اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔'' (سورۃ النسآء:65)

رسول اللہ ﷺ مومنوں پر شفقت کرنے والے

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o

''(لوگو)! تمہارے پاس تم ہی سے ایک پیغمبر ﷺ آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو سخت معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے مہربان ہیں۔'' (سورۃ التوبہ:128)

آپ ﷺ گواہ، خوشخبری دینے والے اور عذاب سے ڈرانے والے

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝

''اور ہم نے (اے محمد ﷺ)! آپ ﷺ کو گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا اور خوف دلانے والا (بنا کر) بھیجا۔'' (سورۃ الفتح: 8)

حدیثِ نبوی ﷺ اور سیرتِ نبوی ﷺ کی حقانیت

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝
إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

''قسم ہے تارے کی جب وہ گرے، کہ تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) نہ راستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ یہ تو صرف وحی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''
(سورۃ النجم: 4-1)

آپ ﷺ کے وجودِ گرامی کی وجہ سے منکرین پر عذاب کا ٹل جانا

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ ۝.....

''اور اللہ ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں تھے انہیں عذاب دیتا......'' (سورۃ الانفال: 33)

آپ ﷺ کو اللہ کی طرف سے فتح و نصرت کی خوشخبری

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝

''بے شک (اے محمد ﷺ)! ہم نے آپ ﷺ کو صاف اور واضح فتح دی تا کہ اللہ آپ ﷺ کی اگلی پچھلی بھول چوک معاف کردے اور آپ ﷺ پر اپنی نعمت پوری کردے اور آپ ﷺ کو سیدھے راستے چلائے اور اللہ آپ ﷺ کی زبردست مدد کرے۔'' (سورۃ الفتح:3-1)

رسول اللہ ﷺ کی محبّت میں غلو کرنے کی ممانعت

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝

''محمد ﷺ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ﷺ ہیں ان سے پہلے اور رسول بھی گزر چکے ہیں پھر کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل کردیئے جائیں تو تم لوگ الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ یاد رکھو! جو الٹا پھرے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا، البتہ جو اللہ کے شکرگزار بندے بن کر رہیں گے انہیں وہ اس کی جزا دے گا۔'' (سورۃ آلِ عمران:144)

رسول اللہ ﷺ اخلاق کے اعلیٰ مقام پر فائز

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝

''ن۔ قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جسے لکھنے والے لکھ رہے ہیں، تم (محمد ﷺ) اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہو۔ اور یقیناً تمہارے لئے ایسا اجر ہے جس کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ اور بے شک تم اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہو۔'' (سورۃ القلم:4-1)

آپ ﷺ کی بعثت ایمان والوں کے لئے باعثِ رحمت

﴿ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ...o

''(پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر ﷺ نبی امّی ﷺ کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے...۔''

(سورۃ الاعراف:157)

رسول اللہ ﷺ کا مصیبتوں اور آزمائشوں پر قابلِ مثل صبر و برداشت

اللہ تعالیٰ نے سورۂ البقرہ میں مومنوں سے آزمائش کا پکا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"البتہ ہم ضرور تمہیں کچھ خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ "بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہمیں پلٹ کر اللہ ہی کے طرف جانا ہے۔" انہیں خوشخبری دے دو۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی۔ اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔" (سورۂ البقرہ:157-155)

غور کیجئے! ان آزمائشوں میں سے جن کا ذکر اس آیات میں ہوا کون سی آزمائش ایسی ہے جو آپ ﷺ پر وارد نہ ہوئی ہو؟

* ابھی آپ ﷺ کی پیدائش بھی نہ ہوئی تھی کہ آپ ﷺ کے والد عبداللہ کا انتقال ہو گیا یعنی پیدا ہوئے بھی نہ تھے کہ یتیم ہو گئے۔ مگر آپ ﷺ کی زندگی میں کبھی یتیمی کی وجہ سے بے چارگی (sorry personality) نظر نہیں آتی اور نہ ہی اللہ سے شکوہ شکایت کا کوئی پہلو ملتا ہے۔ بلکہ اس یتیمی کو آپ ﷺ نے مثبت طریقے سے استعمال کیا کہ آپ ﷺ کی ایک مضبوط شخصیت ابھر کر سامنے آئی۔

* عرب میں آپ ﷺ کی بڑی عزت و تکریم تھی۔ آپ ﷺ صادق اور امین کے نام سے مشہور تھے۔ جیسے ہی آپ ﷺ نے ایک اللہ کی وحدانیت کا ذکر کیا اہلِ عرب نے آپ ﷺ کو کافر، مجنوں، دیوانہ، ساحر جیسے خطابات دینے شروع کر دیئے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ ”یہ لوگ کہتے ہیں: ”اے وہ شخص جس پر یہ ذکر نازل ہوا ہے تو یقیناً دیوانہ ہے۔“

(سورۃ الحجر: 6)

※ جب آپ ﷺ نے تبلیغ کے لئے طائف کا سفر کیا تو کفار نے پتھروں کی بارش کردی کہ آپ ﷺ کے جوتے خون سے بھر گئے۔ پورا جسمِ اطہر لہولہان ہو گیا۔ اس موقع پر جو دعا آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلی وہ درج ذیل ہے:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوا ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَ قِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَ ھَوَانِیْ عَلَی النَّاس۔

ترجمہ: ”اے اللہ کہاں جاؤں، کہاں فریاد کروں، تیری ہی جناب میں فریاد لے کر آیا ہوں، اپنی قوت کی کمی، اپنے وسائل و ذرائع کی کمی کی اور لوگوں میں جو رسوائی ہو رہی ہے اس کی۔“

اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ؟ اِلٰی بَعِیْدٍ یَجْھَمُنِیْ اَوْ اِلٰی عَدُوٍّ مَّلَّکْتَ اَمْرِی؟

ترجمہ: ”اے اللہ! تو مجھے کس کے حوالے کر رہا ہے؟ کیا تو نے میرا معاملہ دشمنوں کے حوالے کر دیا ہے کہ وہ جو چاہیں میرے ساتھ کر گزریں؟

اِنْ لَّمْ یَکُنْ عَلَیَّ غَضَبُکَ فَلَا اُبَالِیْ۔

ترجمہ: ”پروردگار! اگر تیری رضا یہی ہے اور اگر تو ناراض نہیں ہے تو پھر میں بھی راضی ہوں، مجھے اس تشدّد کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔“

اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَہُ الظُّلُمٰتُ۔

ترجمہ: ”اے رب! میں تیرے روئے انور کی ضیا کی پناہ میں آتا ہوں جس سے ظلمات بھی منور ہو جاتے ہیں۔“ (کنزالعمال)

عائشہؓ کی روایت کردہ ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دن آپ ﷺ کی زندگی کا سخت ترین دن تھا۔

❁ عائشہؓ نے غزوۂ احد کے بعد نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! کیا اس سے زیادہ سخت دن آپ ﷺ کی زندگی میں آیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نعم (ہاں)! یومِ طائف میری زندگی کا سب سے زیادہ سخت دن تھا۔'' (بخاری و مسلم)

پھر بھی جب اس وقت پہاڑوں کے فرشتے نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ''میرے رب نے مجھے آپ ﷺ کے پاس بھیجا ہے کہ اگر آپ ﷺ حکم دیں تو دونوں طرف کے پہاڑوں کو میں اس طرح ٹکرادوں کہ اس کے رہنے والے پس کر سرمہ بن جائیں'' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ ان کی اولاد میں ایسے لوگ ہوں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔'' (بخاری و مسلم)

یہ نمونہ ہے دین کا کام کرنے والوں کے لئے۔ یعنی صبر اور شفقت کے بغیر دینی جدوجہد کا کام ہو ہی نہیں سکتا۔

❁ مختلف جنگوں میں بھی سخت آزمائشیں آئیں۔ غزوۂ احد میں دندانِ مبارک شہید ہوئے۔

❁ آپ ﷺ نے اپنی تین جوان بیٹیوں اور تین دو سال سے بھی کم عمر بیٹوں عبداللہ، قاسم اور ابراہیم کو لحد میں اتارا۔

❁ آپ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم آپ ﷺ کی گود میں تھے اور جان کنی کا عالم تھا۔ یہ رقت آمیز منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل مغموم ہے مگر زبان سے ہم وہی کہیں گے جو اللہ کو پسند ہے۔ یعنی

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور اے ابراہیم! تمہاری جدائی کا ہمیں صدمہ ہے۔"

(بخاری و مسلم)

اتنا کچھ ہوا مگر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے کبھی شکوہ نہ کیا کہ اللہ میں اتنا بڑا رسول ہوں اور میرا کوئی لڑکا ہی نہیں جو میری نسل آگے چلائے۔

* آپ ﷺ نے بھوک و پیاس کی بھی سختی برداشت کی۔

* "نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ کو یہ بات یاد آئی کہ آج لوگوں کے پاس کتنی دولت و جائیداد ہے تو اس ضمن میں فرمایا کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ پورا دن گزر جاتا بھوک سے تڑپتے ہوئے۔ ردّی کھجور بھی اس مقدار میں نہیں پاتے کہ اس سے بھوک مٹا سکیں۔" (مسلم)

* آپ ﷺ کی راہ میں کانٹے بچھائے جاتے جس سے آپ ﷺ کے پاؤں مقدس زخمی ہو جاتے۔ یہ کام رات کے اندھیرے میں کیا جاتا چونکہ آپ ﷺ علی الصبح تاروں کی چھاؤں میں نماز کے لئے نکلا کرتے تھے۔

* اسی طرح آپ ﷺ کے گھر میں گندگی پھینکنے کو معمول بنالیا گیا تھا اور یہ کام آپ ﷺ کے چچا ابولہب اور اس کی بیوی کیا کرتے تھے۔

* ابوجہل چادر پر بل ڈال کر اس طرح آپ ﷺ کی گردن دباتا کہ آپ ﷺ کی مقدس آنکھیں ابل پڑتیں۔

* سجدے کی حالت میں اونٹ کی نجاست بھری اوجھڑی آپ ﷺ پر رکھ دی جاتی۔

❋ تمسخر، طعنے اور فقرے چست کرنا کفار کا روز کا معمول تھا۔

❋ ''انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دین کی دعوت دینے کے سلسلے میں جتنا خوفزدہ کیا گیا اتنا کسی اور کو نہیں کیا جا سکتا اور اللہ کے دین کی دعوت کی راہ میں مجھے اتنی اذیتیں دی گئیں جو کسی دوسرے کو نہیں دی گئیں۔ تیس دن اور تیس راتیں ایسی گزری ہیں کہ میرے اور بلالؓ کے پاس کوئی چیز کھانے کی نہ تھی۔'' (ترمذی)

❋ کبھی کبھی آپ ﷺ کے گھر میں دو دو مہینے چولہا نہ جلتا صرف کھجور اور پانی پر گزارا ہوتا۔

ان تمام واقعات سے ہمیں بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جن آزمائشوں کا وعدہ کیا گیا وہ تمام کی تمام آپ ﷺ پر وارد ہوئیں مگر ہر آزمائش پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو یہی نصیحت کی گئی:

❋ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ .....ο

ترجمہ: ''اور آپ ﷺ صبر کیجئے اور اللہ کی توفیق ہی سے آپ ﷺ کو صبر مل سکتا ہے ......''

(سورۃ النحل: 127)

سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ اس پر قادر نہ تھا کہ انقلاب بھی آ جاتا اور محمد ﷺ کے پاؤں میں ایک کانٹا بھی نہ چبھتا؟ بالکل ہو سکتا تھا مگر ہوا نہیں۔

''کیوں....؟'' اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا ہو گیا ہوتا تو مجھ پر اور آپ پر حجّت قائم نہ ہوتی۔ دراصل رسول اللہ ﷺ کے ذریعے صرف عرب میں انقلاب لانا مقصود نہ تھا بلکہ اسے پوری دنیا میں برپا کرنا تھا اور اس لئے بھی آپ ﷺ کے ساتھ یہ معاملات پیش آئے کیونکہ آپ ﷺ کی ذات کو ہمارے لئے اسوۂ بنانا تھا۔ یہ سب قربانیاں نہ ہوتیں تو آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہمارے

لئے نمونہ اور قابلِ تقلید کیسے ہوتی؟ یہ میرے لئے، آپ کے لئے اور تمام مسلمان امّت کے لئے باعثِ جنّت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو بھی آزمائشیں سہیں، قربانیاں دیں، دکھ اٹھائے، فاقے جھیلے، قید و بند کی تکالیف اٹھائیں، پتھراؤ برداشت کئے، اپنے پیاروں اور اولادوں کو لحد میں اتارا، پیٹ پر ایک نہیں دو دو پتھر باندھ کر بھوک برداشت کی اور یہ سب آپ ﷺ نے خالص انسانی سطح (sheer human level) پر کیا اور جب آپ ﷺ نے یہ سارے مصائب جھیلے تب انقلاب برپا ہوا اور تب ہی یہ سب ہمارے لئے بھی اسوہ اور قابلِ اتّباع سنت بنا۔

اللہ تعالیٰ ہم کو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اتّباع کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

آج ہم مسلمانوں پر ذلّت اور مسکنت کیوں؟

ہم سب دل سے اس بات کا اعتراف کریں گے کہ آج ہم مسلمان پوری دنیا میں ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔ دنیا ہمیں گھٹیا اور کمتر سمجھتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم نے سنّتوں کو چھوڑ دیا ہے۔ ہم زبانی نعتیں تو پڑھ لیتے ہیں اور آپ ﷺ کی شان میں قصیدے بھی کہہ لیتے ہیں مگر اس خوف سے نکل نہیں پا رہے ہے کہ اگر آپ ﷺ کی فلاں سنّت پر عمل کرلیا تو لوگ کیا کہیں گے؟ مثلاً اپنے بچے کا مسجد میں نکاح کیا تو دنیا والے مذاق اڑائیں گے، سوئم اور چالیسواں جیسی بدعات چھوڑیں گے تو برادری میں ناک کٹ جائے گی وغیرہ وغیرہ۔

لہٰذا نتیجہ ہم سب کے سامنے ہے۔ آج مسلمان ایک تہائی کے برابر ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں اس سے پہلے مسلمان کبھی نہ تھے۔ پھر ہمارے پاس وسائل کی بھی کمی نہیں۔ ذہین نوجوان نسل جیسی نعمت سے بھی مسلمان امّت سرفراز ہے مگر پھر بھی ہم رسوا ہو رہے ہیں کیونکہ ہم ایمان، عمل اور کردار کے لحاظ سے بہت کمزور ہیں۔ ہم نے اپنے دشمنوں کو راضی کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردیا۔ آج ہم غیر اقوام، ہندوؤں، یہودیوں، اور عیسائیوں کی تقلید کر کے اور ان کی تہذیب کو اپنا کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ہم سر سے پیر تک ان کی نقّالی کر کے ان پر یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم آپ کے ہی غلام ہیں اور ہم آپ کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہیں مگر اتنا سب کچھ کر کے بھی ہم انہیں اب تک راضی نہ کرپائے (اور نہ وہ کبھی ہوں گے)۔ آج بھی ہم ان کی نظر میں حقیر اور گھٹیا ہی ہیں۔

اگر ہم اپنی چودہ سو سالہ تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ جب تک مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کی سنّتوں پر عمل کیا اس وقت تک بحیثیتِ مسلمان قوم ہم کو خوب عروج ملا۔ مسلمانوں کی

دیانت، ان کے کردار کی سچائی، مجاہدانہ صلاحیت، ان کی بہادری کا پوری دنیا میں ڈنکا بجتا تھا۔
یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم ملتا ہے وہیں اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم ساتھ موجود ہوتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ.....o

ترجمہ: ''اے نبی ﷺ! ان سے کہئے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں.....''

(سورۃ آلِ عمران:32)

اسی طرح سورۃ التغابن میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ.....o

ترجمہ: ''اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔'' (سورۃ التغابن:12)

اسی طرح احادیثِ مبارکہ سے بھی ہمیں یہ تاکید ملتی ہے کہ اطاعتِ رسول اللہ ﷺ ہر مسلمان کے لئے کتنا ضروری ہے۔

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشِ نفس اس (ہدایت) کے تابع نہ ہو جائے جو میں لے کر آیا ہوں۔'' (مشکوٰۃ)

مگر افسوس کہ آج ہم مسلمانوں میں رسول اللہ ﷺ کی تعظیم تو بہت ہے مگر تعمیل نہیں۔ جبکہ آپ ﷺ کی اطاعت صرف آپ ﷺ کی زندگی تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی قیامت تک مسلمانوں پر فرض ہے۔

ایک جائزہ

آیئے ہم صحابہ کرامؓ کا اندازِ محبت جو انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ روا رکھا اور آج کے اپنے طریقۂ محبت کا ایک جائزہ لیتے ہیں تا کہ ہم اپنے لئے بہتر راہ کا انتخاب کر سکیں۔

صحابہ کرامؓ کی محبت اور اطاعت کا انداز:

* صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا role model بنا کر اپنی پوری زندگی کو اسی کے مطابق ڈھالا۔

* عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے فرمایا: ''میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ سکتا جس پر رسول اللہ ﷺ عمل کیا کرتے تھے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل میں سے کوئی چیز بھی چھوڑ دوں گا تو گمراہ ہو جاؤں گا۔'' (بخاری)

* صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کی پسند و ناپسند کو اپنی پسند و ناپسند بنایا۔

* ابوایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو آپ ﷺ اس سے تناول فرمانے کے بعد میرے پاس بھیج دیتے۔ ایک روز آپ ﷺ نے برتن جوں کا توں کھائے بغیر میری طرف بھیج دیا کیونکہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ ''کیا لہسن حرام ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! لیکن میں اس کی بُو کی وجہ سے اسے پسند نہیں کرتا۔ ابوایوب انصاریؓ نے کہا ہے کہ جو چیز آپ ﷺ ناپسند فرماتے ہیں میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں۔'' (مسلم)

* صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کے سامنے کبھی اونچی آواز میں بات نہ کی۔

❁ ''جب سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ کا حکم آیا کہ نبی ﷺ کی آواز سے زیادہ اپنی آواز بلند نہ کرو تو ابوبکرؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ''یارسول اللہ ﷺ قسم ہے کہ اب مرتے دم تک آپ ﷺ سے اس طرح بولوں گا جیسے کوئی کسی سے سرگوشی کرتا ہو۔'' (بیہقی)

❁ عمرؓ اسقدر آہستہ بولنے لگے کہ بعض اوقات دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا۔'' (معارف القرآن)

* آپ ﷺ کو یہ بالکل پسند نہ تھا کہ ان کے آنے پر لوگ تعظیماً کھڑے ہو جائیں تو صحابہ کرامؓ نے اس بات پر آپ ﷺ کو کبھی ناراضگی کا موقع نہ دیا۔ اور ہم میلاد کی مجلس میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں اور جو کھڑا نہ ہو وہ گستاخِ رسول ﷺ کہلاتا ہے۔

❁ ''انسؓ کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب کوئی شخص دنیا میں نہیں تھا۔ اس کے باوجود وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر اس لئے کھڑے نہیں ہوتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پسند نہ تھی۔'' (شمائل ترمذی)

* صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ کے اتباع کا حق ادا کر دیا۔

❁ مجاہدؒ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک سفر میں جا رہے تھے۔ ایک جگہ سے گزرے تو عبداللہ بن عمرؓ راستے سے دور ہٹ گئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے اس لئے میں نے بھی ویسا ہی کیا۔'' (احمد)

* صحابہ کرامؓ نے اپنی جان سے بڑھ کر آپ ﷺ کی حفاظت کی۔

* آپ ﷺ کی محبت کے آگے اپنے گھر والوں، عزیز و اقارب حتیٰ کہ اپنے نفسوں کی بھی قربانی دی۔

✽ آپ ﷺ کو اپنا رہنما مانا۔ آپ ﷺ کے احسانات کی بے انتہا قدر کرتے ہوئے اپنے اپنے طور پر اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کی۔

✽ آپ ﷺ کے ارشادات پر من وعن عمل کیا۔

✽ جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے منبر پر تشریف لائے تو فرمایا: ''اے لوگو! بیٹھ جاؤ۔'' عبداللہ بن مسعودؓ نے جو کہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے سنا تو مسجد کے دروازے پر ہی بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: اے عبداللہ! مسجد کے اندر آ کر بیٹھو۔'' (ابوداؤد)

ہماری محبت اور اطاعت کا انداز

✽ زبان کی حد تک ہے۔

✽ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے بارے میں لاعلم ہیں۔

✽ آپ ﷺ کی پسند و ناپسند کے بارے میں لاعلم ہیں۔

✽ میلاد کی محفل میں باآوازِ بلند آپ ﷺ پر سلام بھیجتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے اونچی آواز میں بات کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

✽ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آواز کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔'' (سورۃ الحجرات:2)

✽ آپ ﷺ کی سنّتوں پر عمل کرنے میں اگر گھر والوں کی طرف سے یا معاشرے کی طرف سے یا خود اپنے ہی نفس کی طرف سے رکاوٹ آئے تو سنّتوں کو چھوڑ دیتے ہیں مگر معاشرے کی مخالفت برداشت نہیں کر سکتے۔

❊ آپ ﷺ کی احادیث کو ہم نے صرف پڑھنے تک محدود کر دیا ہے جبکہ ان کو اپنے عمل میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

❊ سال میں ایک دن آپ ﷺ کی یومِ پیدائش منا کر اپنی محبت کا عملی ثبوت دینے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ یہ طرزِ عمل صحابہ کرامؓ سے ثابت نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے:

❊ ...فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

"...لہٰذا جو لوگ ان پر ایمان لائیں اور ان کی حمایت اور نُصرت کریں اور اس روشنی کی پیروی اختیار کریں، جو ان کے ساتھ نازل کی گئی ہے وہی فلاح پانے والے ہیں۔" (سورۃ الاعراف:157)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

❊ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝

"اے نبی ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور خبردار کر دینے والا بنا کر بھیجا ہے تا کہ اے لوگو، تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اس کا (یعنی رسول ﷺ) کا ساتھ دو، اس کی توقیر و تعظیم کرو، اور صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو۔" (سورۃ الفتح:9-8)

وضاحت:

رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے سے مراد، اللہ کے دین کی سربلندی کے مشن میں ان کا ساتھ دینا۔

دورِ رسالت اب ختم ہو گیا، کارِ رسالت ابھی باقی ہے۔ تبلیغِ دین کی ذمہ داری رسول اللہ ﷺ سے منتقل ہو کر ہم مسلمان امّت کے کندھوں پر آ گئی ہے۔ ہم بہترین امّت تبھی بنیں گے جب ہم یہ ذمّہ داری ادا کریں گے۔ دین کی سر بلندی کیلئے ہمیں اپنے نفس، صلاحیتوں، وقت، مال، اولاد، کو لگانا ہوگا کیونکہ آپ ﷺ نے بھی آخری وقت تک یہی کام کیا اور آپ ﷺ سے محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم انکی اِس سنّت کو آج بھی جاری رکھیں۔

اتّباعِ رسول اللہ ﷺ کا تقاضا

سب سے پہلے تو ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ اتّباعِ رسول اللہ ﷺ سے کیا مراد ہے؟ اتّباع کا مطلب ہے کہ کسی شخص کی اس طرح سے پیروی کی جائے کہ اس کی ہر ہر ادا کو اپنالیا جائے۔ انسان جب کسی سے بے تحاشہ محبت کرتا ہے تو نہ صرف یہ کہ اس کی اطاعت کرتا ہے بلکہ اس کی ہر پسند و ناپسند کو اور اس کی بات چیت کے طریقے کو صرف اپنانا ہی نہیں چاہتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے اوپر لازم بھی کر لیتا ہے۔ یہی طرزِ عمل دراصل اتّباع کہلاتا ہے۔

لہٰذا اتّباعِ رسول اللہ ﷺ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم آپ ﷺ سے اتنی حقیقی محبت کریں کہ نہ صرف یہ کہ آپ ﷺ کے احکامات پر من وعن عمل کر کے اطاعتِ رسول اللہ ﷺ کا حق ادا کریں بلکہ اپنی روزمرہ زندگی کو بھی سیرتِ طیبہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کے دعوے کو ثابت کرسکیں۔ آپ ﷺ کی اتّباع کے لئے ضروری ہے کہ پورے دن میں جو بھی کام کریں مثلاً کھانا پینا، سونا جاگنا، والدین اور اولاد کے ساتھ معاملات، عبادات، درس و تدریس کا کام، ہر کام کو سنّت کے مطابق کرنے کی کوشش کریں۔ آپ ﷺ کی ایک ایک سنّت کو اپنی زندگی میں شامل کرتے جائیں۔ یقیناً اس طرح ہماری زندگیاں سنّتوں کے نور سے جگمگا اٹھیں گی۔

اتّباعِ رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید میں بہت اونچا مقام بتایا گیا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

ترجمہ: ''اے نبی ﷺ! آپ ﷺ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتبّاع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر کرے گا۔ اللہ بہت معاف کرنے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔'' (سورۃ آلِ عمران:31)

رسول اللہ ﷺ کا ادب

بحیثیتِ امّتی ہمارے اوپر رسول اللہ ﷺ کی عزت، تعظیم و ادب لازم ہے۔ آپ ﷺ کے احترام میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں:

* زندگی کے ہر گوشے میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی یعنی دین و دنیا کے تمام معاملات میں آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنا ہی ادب کی پہلی سیڑھی ہے۔

* يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ..... o

ترجمہ: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو ......''

(سورۃ محمد:33)

* رسول اللہ ﷺ کی محبت، توقیر و تعظیم پر کسی اور کی محبت، توقیر اور تعظیم کی اجازت نہیں، چاہے وہ مخلوق میں سے کوئی بھی ہو۔

* رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ مومنوں کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کیا لہٰذا ان کی پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا، کفار کے ساتھ موالات و محبت کا تعلق نہ رکھنا اور ان کو رول ماڈل بنا کر ان کی تقلید نہ کرنا ہم سب پر فرض ہے۔ ان باتوں پر عمل کرنا بھی آپ ﷺ کے ادب میں شامل ہے۔

* جن کاموں کو رسول اللہ ﷺ نے پسند کیا ان پر عمل اور جن کاموں سے آپ ﷺ ناراض ہوئے ان کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔

* رسول اللہ ﷺ کے تذکرے پر خاص طور پر اور اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ پر درود بھیجنا

اور آپ ﷺ کی ذات و عادات کو بڑا ماننا بھی ادب میں سے ہے۔

* دین و دنیا کی جن باتوں کی رسول اللہ ﷺ نے احادیث کے ذریعے خبر دی اور ان کی نشاندہی کی اس کی دل سے تصدیق کرنا۔

* رسول اللہ ﷺ کی مردہ سنّتوں کو اپنے گھروں میں، خاندانوں میں، معاشرے میں اور ملکی سطح پر زندہ کرنے کی کوشش کرنا۔

* قرآن مجید کے پیغام کو آگے پہنچانا اور دین کے نفاذ کے مشن میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینا، آپ ﷺ کی وصیتوں کو حکومتی سطح پر نافذ کرنا۔

* مسجدِ نبوی کی زیارت کرتے وقت وہاں بدعات سے بچنا اور درود پڑھتے وقت اپنی آوازوں کو پست رکھنا بھی رسول اللہ ﷺ کا ادب ہے۔

* زندگی کے ہر شعبے اور ہر معاملے میں بدعات سے بچتے ہوئے صرف قرآن اور سنّت کی روشنی میں اپنی زندگی بسر کرنا بھی عین ادب کی نشانی ہے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

* ”دین میں ہر نئی بات (بدعت) گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔“ (مسلم)

اطاعتِ رسول اللہ ﷺ کی اہمیت
(قرآن مجید کی روشنی میں)

دین کے معاملے میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کی اطاعت کرنا فرض ہے

❁ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ○

ترجمہ: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور بات سن لینے کے بعد اس سے منہ نہ موڑو۔“ (سورۃ الانفال:20)

❁ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

ترجمہ: ”نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

(سورۃ النور:56)

❁ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ○

ترجمہ: ”جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی اور جس نے رسول ﷺ کی اطاعت سے منہ پھیرا (اس کا وبال اسی پر ہوگا) ہم نے آپ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔“ (سورۃ النسآء:80)

✿ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

ترجمہ: ”اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (سورۂ آلِ عمران:132)

✿ ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبِ امر ہوں۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی بھی معاملے میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف پلٹا دو اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک طریقہ ہے اور ثواب کے لحاظ سے بھی اچھا ہے۔“ (سورۂ النسآء:59)

وضاحت: اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹانے کا مطلب قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا ہے اور رسول ﷺ کی طرف لوٹانے کا مطلب آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں آپ ﷺ کی ذات مقدس تھی لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد اس سے مراد آپ ﷺ کی سنّتِ مطہرہ اور احادیثِ مبارکہ ہیں۔

✿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ○

ترجمہ: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو (اور اطاعت سے منہ موڑ کر) اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔“ (سورۂ محمد:33)

✿ ”.....جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تمہیں روک دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔“ (سورۂ الحشر:7)

رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کامیابی کی ضمانت ہے

✿ ”ایمان لانے والوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلائے جائیں تا کہ رسول ﷺ ان کے معاملات کا فیصلہ کریں تو وہ کہہ دیں کہ ”ہم نے بات سن لی

اور اطاعت اختیار کی۔" ایسے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔" (سورۃ النور:51)

..... وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○

ترجمہ: "..... جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔"

(سورۃ الاحزاب:71)

"..... جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔" (سورۃ النسآء:13)

اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے مطابق کئے گئے اعمال کا بھرپور اجر و ثواب ملے گا

..... وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

ترجمہ: "..... اگر تم لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو گے تو تمہارے اعمال کے اجر و ثواب میں اللہ کوئی کمی نہیں کرے گا۔ اللہ یقیناً بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔"

(سورۃ الحجرات:14)

گناہوں کی مغفرت رسول اکرم ﷺ کے اتباع کے ساتھ مشروط ہے

"اے نبی ﷺ! ان سے کہہ دو کہ اگر تم (حقیقت میں) اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔" (سورۃ آلِ عمران:31)

اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کا انعام

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

ترجمہ: ”جو لوگ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے وہ (قیامت کے دن) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ ان لوگوں کی رفاقت کتنی اچھی ہے۔“ (سورۃ النسآء:69)

اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت نہ کرنے والے مومن نہیں

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ: ”اے نبی ﷺ کہہ دیجئے! اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اگر لوگ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے منہ موڑیں (تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ) اللہ یقیناً کافروں کو پسند نہیں کرتا۔“

(سورۃ آلِ عمران:32)

اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت نہ کرنے کا نتیجہ باہمی انتشار اور لڑائی جھگڑے ہیں

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ صبر سے کام لو، اللہ تعالیٰ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“ (سورۃ الانفال:46)

اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی صریح گمراہی ہے

"کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اسے اپنے معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔"

(سورۃ الاحزاب:36)

اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والے اپنے انجام کے خود ذمہ دار ہوں گے

"اے لوگو! اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور نافرمانی کرنے سے باز آ جاؤ لیکن اگر تم نے حکم نہ مانا تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے علاوہ کوئی ذمہ داری نہیں۔" (سورۃ المآئدہ:92)

اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے کی سزا جہنم اور رسوا کن عذاب ہے

"......جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا اسے اللہ ان جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور جو شخص اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے منہ پھیرے گا وہ اسے دردناک عذاب دے گا۔" (سورۃ الفتح:17)

حیلے بہانے تلاش کر کے اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات سے پہلو تہی کرنا دردناک عذاب کا باعث ہے

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔ اللہ غفور و رحیم ہے۔" (سورۃ الحدید:28)

"بے شک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہ لوگ ذلیل ترین مخلوقات میں سے ہیں۔" (سورۃ المجادلہ:20)

"جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کر جائے گا اسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن سزا ہے۔" (سورۃ النسآء:14)

"یہ اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کیا اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کرے تو اللہ اس کے لئے نہایت سخت گیر ہے۔" (سورۃ الانفال:13)

"کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کرتا ہے اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا؟ یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔"

(سورۃ التوبہ:63)

اطاعتِ رسول اللہ ﷺ کی فضیلت
(احادیث کی روشنی میں)

سنّت کا اتّباع کرنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے جنّت کی خوشخبری دی ہے

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے سارے لوگ جنّت میں جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے انکار کیا۔'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! انکار کس نے کیا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنّت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔'' (بخاری)

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

(مسلم)

قرآن وسنّت پر سختی سے عمل کرنے والے لوگ گمراہیوں سے محفوظ رہیں گے

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس سرزمین میں کبھی اس کی بندگی کی جائے گی لہٰذا اب وہ اسی بات پر مطمئن ہے کہ (شرک کے علاوہ) وہ اعمال جنہیں تم

معمولی سمجھتے ہو ان میں اس کی پیروی کی جائے لہٰذا (شیطان سے ہر وقت) خبردار رہو اور (سنو!) میں تمہارے درمیان دو چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنّت۔" (حاکم)

امّت میں اختلافات کے وقت نبی اکرم ﷺ کی سنّت پر مضبوطی سے جمے رہنا ہی نجات کا باعث ہوگا

❁ عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں: "ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد ہماری طرف توجہ فرمائی اور ہمیں بڑا مؤثر وعظ فرمایا جس سے لوگوں کے آنسو بہہ نکلے اور دل کانپ اٹھے۔" ایک آدمی نے عرض کیا: "یارسول اللہ ﷺ! آج آپ ﷺ نے اس طرح وعظ فرمایا ہے جیسے یہ آپ ﷺ کا آخری وعظ ہو۔ ایسے وقت میں آپ ﷺ ہمیں کس چیز کی تاکید فرماتے ہیں؟ ہمیں کچھ وصیت بھی فرما دیجئے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں اللہ سے ڈرنے، اپنے امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں خواہ تمہارا امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو (اور یاد رکھو) جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ امّت میں بہت زیادہ اختلافات دیکھیں گے۔ ایسے حالات میں میری سنّت پر عمل کرنے کو لازم بنالینا اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدینؓ کے طریقے کو تھامے رکھنا اور اس پر مضبوطی سے جمے رہنا۔ نیز دین میں پیدا کی گئی نئی نئی باتوں (یعنی بدعتوں) سے بچنا کیونکہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔" (ابوداؤد)

سنّتِ رسول ﷺ زندہ کرنے والے کا اجر و ثواب

❁ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنیؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا اور

میرے والد نے میرے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میری سنّتوں میں سے کوئی ایک سنّت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو سنّت زندہ کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس سنّت پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کو ملے گا۔ جبکہ لوگوں کے اپنے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے کوئی بدعت جاری کی اور پھر اس پر لوگوں نے عمل کیا تو بدعت جاری کرنے والے پر ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس بدعت پر عمل کریں گے۔ جبکہ بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں کی سزا سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔'' (ابن ماجہ)

سنّتِ رسول اللہ ﷺ دوسروں تک پہنچانے والوں کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دعائیں

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اس کو اسی طرح دوسروں تک پہنچا دیا جس طرح سنی تھی (کیونکہ) بہت سے پہنچائے جانے والے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔'' (ترمذی)

اسوۂ رسول اللہ ﷺ
(رسول اللہ ﷺ کی مثالی حیاتِ طیبہ)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا

ترجمہ: "درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ موجود ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔"

(سورۃ الاحزاب:21)

یہ ہم سب جانتے ہیں کہ محض کتابیں پڑھ لینے سے کوئی علم وفن میں ماہر نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے سامنے کوئی عملی نمونہ موجود نہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو معلم بنا کر بھیجا اور اس اعلیٰ پایہ کا معلم ورسول کہ جن کی اطاعت کو لازم وواجب قرار دیا گیا۔

سیرت النبی ﷺ

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہترین کلام اللہ کی کتاب اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے (جس کی پیروی کی جانی چاہئے)۔" (مسلم)

نماز

انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھے دنیا کی تین چیزیں بہت زیادہ محبوب ہیں۔ اپنی بیویاں اور خوشبو اور نماز تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔" (نسائی)

یہی حقیقت ایک اور حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ آپ ﷺ اپنے مؤذن بلالؓ سے فرماتے:

"اَرِحْنَا یَابَلَالُ." یعنی اے بلالؓ ہماری راحت (نماز) کا اہتمام کرو۔"

خشوع

مُطَرِّف ابن عبداللہ الشِّخِیرؒ کہتے ہیں کہ "میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ ﷺ کے سینے سے اس طرح کی آواز نکل رہی ہے جیسے پکتی ہوئی ہانڈی سے آواز نکلتی ہے۔" (مشکوٰۃ)

طریقہ قرأت

ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتے اور ٹھہر جاتے۔ پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتے اور ٹھہر جاتے۔"

(ترمذی)

یعلیٰؒ کہتے ہیں کہ "میں نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ "رسول اللہ ﷺ کس طرح قرآن مجید پڑھتے تھے؟" تو انہوں نے بتایا کہ "آپ ﷺ کی قرأت صاف اور واضح ہوتی، ہر ہر حرف الگ الگ سنائی دیتا۔" (ترمذی)

فرض نماز کا اہتمام

ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ سفر میں کہیں رات کو پڑاؤ ڈالتے اور رات زیادہ ہوتی تو دائیں کروٹ لیٹ جاتے اور اگر فجر سے ذرا پہلے کہیں ٹھہرتے تو ہاتھ کھڑا کر کے ہتھیلی پر سر رکھ لیتے۔" (مسلم)

تہجد

رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ دونوں پاؤں سوج جاتے۔ کسی نے کہا

کہ ''آپ ﷺ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا میں اللہ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں؟'' (بخاری)

عبدابن ابی قیسؓ کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے فرمایا: ''قیامِ لیل (تہجد) مت چھوڑنا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ بھی نہیں چھوڑتے تھے اور جب آپ ﷺ بیمار ہو جاتے یا جسم میں سستی محسوس کرتے تو بیٹھ کر تہجد کی نماز پڑھتے۔'' (ابوداؤد)

حسنِ اخلاق

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ''اللہ کے نبی ﷺ کا اخلاق ''قرآن'' تھا۔'' (مسلم)

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کا بیان ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نہ تو بدمزاج تھے اور نہ ہی بری باتیں آپ ﷺ زبان سے نکالتے تھے۔'' (بخاری ومسلم)

انسؓ فرماتے ہیں کہ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی لیکن اس عرصے میں آپ ﷺ نے بیزاری اور نفرت کا کوئی کلمہ کبھی نہیں کہا۔ اور اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی تو آپ ﷺ نے یہ نہیں پوچھا کہ تم نے یہ غلطی کیوں کی؟ اور جو کام کرنا چاہیئے تھا میں نے نہیں کیا تو کبھی نہیں کہا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟'' (بخاری ومسلم)

انسؓ سے روایت ہے کہ ''ایک بدّو جن کا نام زاہر بن حرامؓ تھا ان کا معمول یہ تھا کہ دیہات کی چیزیں حضور ﷺ کے لئے بطور ہدیہ لاتے اور جب وہ اپنے گاؤں کو واپس ہونے لگتے تو رسول اللہ ﷺ بھی شہر کی کچھ چیزیں بطور ہدیہ ان کے ساتھ کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: ''زاہر ہمارے دیہاتی دوست ہیں اور ہم ان کے شہری دوست ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ ان سے محبت کرتے تھے حالانکہ وہ بدصورت اور سیاہ فام تھے۔ ایک دن جبکہ وہ مدینے میں اپنا

"اَرِحْنَا یَابِلَالُ۔" یعنی اے بلالؓ ہماری راحت (نماز) کا اہتمام کرو۔"

خشوع

مُطَرِّف ابن عبداللہ الشِّخِیرؒ کہتے ہیں کہ "میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ ﷺ کے سینے سے اس طرح کی آواز نکل رہی ہے جیسے پکتی ہوئی ہانڈی سے آواز نکلتی ہے۔" (مشکوٰۃ)

طریقۂ قرأت

ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتے اور ٹھہر جاتے۔ پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتے اور ٹھہر جاتے۔"

(ترمذی)

یعلیٰؒ کہتے ہیں کہ "میں نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ "رسول اللہ ﷺ کس طرح قرآن مجید پڑھتے تھے؟" تو انہوں نے بتایا کہ "آپ ﷺ کی قرأت صاف اور واضح ہوتی، ہر ہر حرف الگ الگ سنائی دیتا۔" (ترمذی)

فرض نماز کا اہتمام

ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ سفر میں کہیں رات کو پڑاؤ ڈالتے اور رات زیادہ ہوتی تو دائیں کروٹ لیٹ جاتے اور اگر فجر سے ذرا پہلے کہیں ٹھہرتے تو ہاتھ کھڑا کر کے ہتھیلی پر سر رکھ لیتے۔" (مسلم)

تہجد

رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ دونوں پاؤں سوج جاتے۔ کسی نے کہا

دیہاتی سامان بیچ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ پیچھے سے آئے اور انہیں اپنی گود میں لے لیا۔ زاہرؓ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ نہیں پائے اس لئے انہوں نے پوچھا کہ "کون ہے؟ مجھے چھوڑو۔" جب مڑ کے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ تب تو وہ پوری کوشش کرنے لگے کہ اپنی پیٹھ کو رسول اللہ ﷺ کے سینے سے چمٹائے رکھیں۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اس غلام کو کون خریدتا ہے؟" زاہرؓ نے کہا کہ "یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ بہت گھاٹے میں رہیں گے۔ (یعنی مجھے بیچ کر بہت تھوڑی قیمت پائیں گے)۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم دنیا کے لوگوں کی نظر میں اگر کم قیمت ہو تو کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہاری بڑی قیمت ہے۔" (مشکوٰۃ)

انسؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ موٹے کنارے کی نجران کی بنی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ راستے میں ایک بدّو ملا۔ اس نے آپ ﷺ کی چادر کو پکڑ کر زور سے کھینچا جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی گردن پر نشان پڑ گیا۔ اس نے کہا: "اے محمد ﷺ! مجھے بیت المال سے کچھ دلوایئے۔" (اس کے زور سے کھینچنے پر آپ ﷺ نے برا نہیں مانا) آپ ﷺ مسکرائے اور اس کو بیت المال سے کچھ دیئے جانے کا حکم دیا۔

(بخاری و مسلم)

بچّوں سے پیار

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ "ایک بدّو (دیہاتی عرب) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ (آپ ﷺ اس وقت کسی بچّے کو پیار کر رہے تھے)۔ اس نے کہا: آپ ﷺ لوگ اپنے بچّوں کو پیار کرتے ہیں مگر ہم لوگ نہیں کیا کرتے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں کیا کروں اگر اللہ تعالیٰ نے رحم و کرم کا جذبہ تیرے دل سے کھینچ لیا ہے۔" (بخاری و مسلم)

بچّوں سے مذاق

انسؓ کہتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہتے تھے (اپنے آپ کو الگ تھلگ نہیں رکھتے تھے)۔ یہاں تک کہ وہ میرے چھوٹے بھائی سے جس کا نام عمیر تھا ازراہِ خوشدلی فرماتے: ''اے عمیر! تمہاری چڑیا کیا ہوئی؟'' (عمیر کے پاس ایک چھوٹی چڑیا تھی جس سے وہ دل بہلاتا تھا، مرگئی تھی)۔'' (بخاری و مسلم)

بچّوں کا بوسہ لینا

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بچّہ لایا گیا جس کو آپ ﷺ نے بوسہ دیا اور فرمایا: ''یہ بچّے آدمی کو بخیل اور بزدل بناتے ہیں اور یہ اللہ کے پھول ہیں۔'' (مشکوٰۃ)

خوش طبعی

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے تعجب اور حیرت کے ساتھ آپ ﷺ سے کہا: ''یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہم سے ہنسی اور خوش طبعی کی باتیں فرماتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے جواب دیا: ''ہاں! لیکن میں کوئی غلط اور خلافِ واقعہ بات نہیں کہتا۔'' (ترمذی)

نبی ﷺ اپنے گھر میں

عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کے لئے بہتر ہو اور میں تم میں سب سے زیادہ بہتر ہوں اپنی بیویوں کے لئے۔'' (ابن ماجہ)

اسود بن یزیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا: ''جب رسول اللہ ﷺ گھر میں ہوتے تھے تو کیا کرتے تھے؟'' انہوں نے فرمایا: ''آپ ﷺ اپنے گھر والوں کے کام میں ہاتھ بٹاتے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو مسجد چلے جاتے۔'' (بخاری)

عائشہؓ کا بیان ہے: ''رسول اللہ ﷺ اپنے جوتے ٹانک لیتے، اپنے کپڑے بھی سی لیتے۔ غرض گھر میں وہ سب کام کر لیتے جو ایک عام آدمی اپنے گھر میں کر لیتا ہے۔'' عائشہؓ مزید فرماتی ہیں کہ ''آپ ﷺ منکسر المزاج انسان تھے۔ اپنے کپڑوں سے جوں نکالتے، اپنی بکری دوہتے غرضیکہ اپنے سارے کام خود کرتے۔'' (ترمذی)

عائشہؓ فرماتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنی چادر سے آڑ کر لیا کرتے اور میں حبشی لوگوں کو مسجد میں جنگی مشق کرتے دیکھتی تھی۔ آپ ﷺ اس وقت تک اپنی چادر کی آڑ کئے رہتے جب تک میں خود اکتا نہ جاتی۔ تو اے لوگو! اگر تم کسی کمسن لڑکی سے شادی کرو تو اس کے جذبات و حسیات کا خیال رکھو کیونکہ کمسن لڑکی کھیل اور تفریح کی شوقین ہوتی ہے۔'' (بخاری و مسلم)

عائشہؓ کہتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کی بیویوں میں سے کسی پر اتنا رشک مجھ کو نہیں آتا تھا جتنا کہ خدیجہؓ پر آتا تھا۔ میں نے انہیں دیکھا نہیں تھا لیکن رسول اللہ ﷺ ان کا ذکر بہت زیادہ کرتے تھے۔ اور ایسا بہت ہوتا کہ آپ ﷺ بکری ذبح کرتے پھر اس کی بوٹیاں بناتے اور خدیجہؓ کی سہیلیوں کے یہاں بھیجتے۔ میں بسا اوقات رسول اللہ ﷺ سے کہتی کہ ''گویا دنیا میں کوئی عورت خدیجہؓ کے سوا تھی ہی نہیں.....!'' تو آپ ﷺ فرماتے: ''بلاشبہ وہ بہت اچھی عورت تھیں، وہ ایسی اور ایسی تھیں، ان کے یہ اور یہ کارنامے ہیں اور ان سے مجھے اولاد ہوئی۔'' (بخاری و مسلم)

دورِ رسالت اب ختم ہو گیا، کارِ رسالت ابھی باقی ہے۔تبلیغِ دین کی ذمہ داری رسول اللہ ﷺ سے منتقل ہو کر ہم مسلمان امّت کے کندھوں پر آ گئی ہے۔ہم بہترین امّت تبھی بنیں گے جب ہم یہ ذمّہ داری ادا کریں گے۔ دین کی سر بلندی کیلئے ہمیں اپنے نفس، صلاحیتوں، وقت، مال، اولاد، کو لگانا ہوگا کیونکہ آپ ﷺ نے بھی آخری وقت تک یہی کام کیا اور آپ ﷺ سے محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم انکی اِس سنّت کو آج بھی جاری رکھیں۔

بیویوں کے حقوق میں مساوات

عائشہؓ فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان باری اور دوسرے تمام حقوق میں پورا عدل و انصاف برتتے اور یہ دعا کرتے: ''اے اللہ! یہ منصفانہ تقسیم تو میرے بس کی بات ہے مگر دل کی محبت میرے اختیار سے باہر کی چیز ہے اس لئے اگر کسی بیوی سے زیادہ تعلق خاطر رکھتا ہوں تو مجھ سے اس پر مواخذہ نہ ہو۔'' (ابوداؤد)

بیویوں کی تربیت

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ''صفیہؓ (رسول اللہ ﷺ کی بیوی جو پہلے یہودی مذہب رکھتی تھیں) کا اونٹ بیمار ہوگیا تھا اور زینبؓ کے پاس ایک زائد اونٹ تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے زینبؓ سے کہا کہ ''صفیہؓ کو ایک اونٹ دے دو۔'' زینبؓ کی زبان سے نکلا: ''بھلا میں اس یہودیہ کو اپنا اونٹ کیوں دوں گی؟'' اس پر رسول اللہ ﷺ غضبناک ہوئے اور زینبؓ سے ذی الحجہ، محرم اور صفر کے کچھ ایام تک قطع تعلق کئے رکھا۔'' (ابوداؤد)

بے پایاں سخاوت

جابرؓ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے کسی سائل کے سوال پر ''نہیں'' کبھی نہیں کہا۔''

(بخاری و مسلم)

شفاعت کی ترغیب

ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں: ''جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی سائل (ضرورتمند) آتا تو لوگوں سے فرماتے کہ اس کے حق میں سفارش کرو تو تمہیں اجروثواب حاصل ہوگا اور اللہ جو چاہتا اپنے

نبی ﷺ کی زبان سے فیصلہ فرماتا۔" (بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ کا تبسم

عائشہؓ فرماتی ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کا تالو نظر آ جائے۔ آپ ﷺ صرف مسکراتے تھے (یعنی ٹھٹھا مار کر نہیں ہنستے تھے)۔"

(بخاری و مسلم)

تربیت کا انداز

انسؓ کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ اپنی طبیعت کی نرمی کی وجہ سے کسی کو براہ راست کم ہی کسی ناپسندیدہ بات پر ٹوکتے تھے۔ ایک دن ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا جس کے اوپر زردی کے اثرات تھے۔ تو جب وہ جانے کے لئے اٹھا تو آپ ﷺ نے اہلِ مجلس کو مخاطب کر کے فرمایا: "اگر یہ صاحب پیلے لباس کو بدل دیں یا کپڑے کے پیلے پن کو دور کر دیں تو کتنا اچھا ہو۔"

(الادب المفرد)

آدابِ طعام

ابوہریرہؓ سے روایت ہے: "رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے پر اعتراض نہیں کیا اور اس میں کیڑے نہیں نکالے۔ اگر آپ ﷺ کا جی کھانے کو چاہتا تو کھاتے نہیں جی چاہتا تو نہ کھاتے۔"

(بخاری و مسلم)

ابوامامہؓ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے اور دسترخوان اٹھایا جاتا تو

فرماتے: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنِيٍّ عَنْهُ رَبَّنَا'' شکر ہے اللہ کا، بہت زیادہ بہترین بابرکت شکر، ایسا شکر جو ہم خود کریں دوسروں سے نہ کرائیں، ایسا شکر جو کبھی ہم سے ترک نہ ہو اور جس سے ہم کبھی بے نیاز اور بے پرواہ نہ ہوں۔ اے ہمارے رب۔'' (بخاری)

تواضع وخاکساری

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کو کسی نے نہیں دیکھا کہ ٹیک لگا کر کھانا کھایا ہو اور کبھی کسی شخص نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ دو آدمی بھی آپ ﷺ کے پیچھے چلتے ہوں۔''

(ابوداؤد)

قُدامہ بن عبداللہؓ کہتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو قربانی کے دن بھورے رنگ کی اونٹنی پر سوار کنکری مارتے دیکھا۔ نہ وہاں سپاہیوں کی مار پیٹ تھی اور نہ ہٹو بچو کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔'' (ابن خزیمہ)

رسول اللہ ﷺ کا طریقۂ تعلیم

عائشہؓ فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ لوگوں کو ایسے ہی کام کرنے کا حکم دیتے جسے وہ کر سکتے اور جوان کے بس میں ہوتا۔'' (بخاری)

شفقت علی الخلق

جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: ''ہم صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ لوگ

اتبّاعِ رسول اللہ ﷺ کا تقاضا

سب سے پہلے تو ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ اتبّاعِ رسول اللہ ﷺ سے کیا مراد ہے؟ اتبّاع کا مطلب ہے کہ کسی شخص کی اس طرح سے پیروی کی جائے کہ اس کی ہر ہر ادا کو اپنا لیا جائے۔ انسان جب کسی سے بے تحاشہ محبت کرتا ہے تو نہ صرف یہ کہ اس کی اطاعت کرتا ہے بلکہ اس کی ہر پسند و ناپسند کو اور اس کی بات چیت کے طریقے کو صرف اپنانا ہی نہیں چاہتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے اوپر لازم بھی کر لیتا ہے۔ یہی طرزِ عمل دراصل اتبّاع کہلاتا ہے۔

لہٰذا اتبّاعِ رسول اللہ ﷺ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم آپ ﷺ سے اتنی حقیقی محبت کریں کہ نہ صرف یہ کہ آپ ﷺ کے احکامات پر من وعن عمل کر کے اطاعتِ رسول اللہ ﷺ کا حق ادا کریں بلکہ اپنی روزمرہ زندگی کو بھی سیرتِ طیبہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کے دعوے کو ثابت کر سکیں۔ آپ ﷺ کی اتبّاع کے لئے ضروری ہے کہ پورے دن میں جو بھی کام کریں مثلاً کھانا پینا، سونا جاگنا، والدین اور اولاد کے ساتھ معاملات، عبادات، درس و تدریس کا کام، ہر کام کو سنّت کے مطابق کرنے کی کوشش کریں۔ آپ ﷺ کی ایک ایک سنّت کو اپنی زندگی میں شامل کرتے جائیں۔ یقیناً اس طرح ہماری زندگیاں سنّتوں کے نور سے جگمگا اٹھیں گی۔

اتبّاعِ رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید میں بہت اونچا مقام بتایا گیا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تلواریں باندھے ہوئے آئے۔ ان کے جسم کا بیشتر حصہ ننگا تھا۔ یہ لوگ قبیلہ مضر کے تھے۔ ان کے فقر و تنگدستی کی حالت دیکھ کر آپ ﷺ کا چہرہ پریشانی سے زرد پڑ گیا۔ آپ ﷺ نے نماز کے بعد خطبہ دیا اور کہا: ''لوگوں کو چاہئے کہ وہ اللہ کی راہ میں صدقہ کریں، دینار دیں، درہم دیں، کپڑے دیں، گیہوں کا صاع دیں یا کھجور کا آدھا ٹکڑا ہی دیں۔'' تقریر سننے کے بعد لوگوں نے یکے بعد دیگرے صدقہ دینا شروع کر دیا۔ لوگوں کے اس صدقہ دینے سے آپ ﷺ کا چہرہ دمک رہا تھا گویا سونے کا پانی چڑھا دیا گیا ہو۔'' (مسلم)

استغفار

یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو۔ مجھے دیکھو، میں دن میں سو سو بار اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔'' (مسلم)

تعزیت کا انداز

معاذؓ کا ایک لڑکا وفات پا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو یہ تعزیتی خط لکھا (غالباً وہ اس زمانے میں یمن میں تھے)۔ خط کا مضمون یہ ہے:

''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم یہ خط اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے معاذ بن جبلؓ کے نام ہے۔ تم پر سلامتی ہو۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی حمد و تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ تم بھی اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی تعریف کرو۔ اما بعد! اللہ تعالیٰ تمہیں اجرِ عظیم دے اور تمہیں صبر دے اور ہمیں اور تمہیں شکر کی توفیق بخشے۔ ہماری اپنی جانیں اور مال اور بال بچے یہ سب اللہ تعالیٰ کی خوشگوار نعمتیں ہیں اور یہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی رکھی ہوئی امانتیں ہیں۔ جب

تک یہ تمہارے پاس رہیں مسرت اور خوشی تمہیں ملے اور ان کے چلے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم سے نوازے۔ تمہارے لئے اللہ کی رحمت، انعام اور ہدایت ہو اگر اجرِ آخرت کی نیت سے صبر کیا۔ پس تم صبر کرو اور دیکھو تمہاری بے قراری اور بے صبری تمہیں اجر سے محروم نہ کر دے، ورنہ پچھتاؤ گے اور اس بات کا یقین کرو کہ بے صبری سے کوئی مرنے والا لوٹ کر نہیں آ سکتا اور نہ غم دور ہو سکتا ہے اور جو حادثہ واقع ہوا ہے اسے تو ہونا ہی تھا۔ والسّلام۔'' (طبرانی)

قرّہ بن ایاسؓ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب نشست فرماتے تو آپ ﷺ کے صحابہؓ میں سے کچھ لوگ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ جاتے۔ ان بیٹھنے والوں میں ایک صاحب تھے جن کا ایک چھوٹا بچہ بھی تھا۔ یہ بچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کی پشت کی جانب سے آتا تو آپ ﷺ اس کو اپنے سامنے بٹھا لیتے۔ پھر ایسا ہوا کہ وہ بچہ مر گیا تو بچے کے والد اس کے غم میں کچھ دنوں آپ ﷺ کی مجلس میں نہیں آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ ''وہ فلاں شخص کیوں نہیں آتا، کیا بات ہے؟'' لوگوں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ ''ان کا وہ بچہ جسے آپ ﷺ نے دیکھا تھا انتقال کر گیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان سے ملاقات کی اور بچے کے بارے میں دریافت فرمایا۔ جب انہوں نے بتایا کہ اس بچے کا انتقال ہو گیا ہے تو آپ ﷺ نے انہیں تسلی دی۔ پھر فرمایا: ''بتاؤ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ کیا یہ بات پسند ہے کہ وہ بچہ زندہ رہے یا یہ پسند ہے کہ وہ بچہ پہلے جائے اور جنّت کا دروازہ تمہارے لئے کھولے؟ اور جب تم پہنچو تو وہ تمہارا استقبال کرے؟'' اس شخص نے کہا: ''اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے یہی بات پسند ہے کہ وہ مجھ سے پہلے جنّت میں جائے اور میرے لئے جنّت کا دروازہ کھولے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بچہ اس لئے تمہاری زندگی میں مرا ہے تاکہ وہ تمہارے لئے جنت کا دروازہ کھولے۔'' (نسائی)

رسول اللہ ﷺ سفر میں

جابرؓ کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ سفر میں قافلے کے پیچھے رہتے۔ کمزوروں کو چلاتے اور انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیتے اور ان کے لئے دعا فرماتے۔'' (ابوداوٗد)

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں: ''بدر کی لڑائی کے موقع پر ایک اونٹ پر تین آدمی ہوتے تھے (سواریوں کی قلت تھی)۔ ابولبابہؓ اور علی ابن ابی طالبؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی باری پیدل چلنے کی آتی تو دونوں کہتے کہ آپ ﷺ سوار ہو کر چلیں ہم پیدل چلیں گے۔'' رسول اللہ ﷺ فرماتے: ''تم دونوں مجھ سے طاقتور نہیں ہو اور تم دونوں سے زیادہ پیدل چلنے کے اجر کا طالب میں ہوں۔'' (مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ کا صبر و برداشت

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں: ''انصار میں سے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں ایک ایسی بات کہی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اسے رسول اللہ ﷺ پر غصہ ہے تو میں برداشت نہیں کر سکا اور جا کر رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی تو مجھے یہ بات پہنچانے پر بہت افسوس ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰؑ کو اس سے زیادہ ایذا دی گئی اور انہوں نے صبر کیا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نبی تھے جن کو ان کی قوم نے جھٹلایا اور ان کو پتھر مار مار کر زخمی کر دیا تو اس نبی نے اپنے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے یہ کہا کہ اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما دیجئے اس لئے کہ وہ نہیں جانتے ہیں۔'' (مسند احمد)

خطرات میں پیش پیش

براء بن عازبؓ کہتے ہیں: ''بخدا! جب لڑائی ہوتی تو آپ ﷺ ہم سب کے آگے ہوتے اور ہم

آپ ﷺ کے ذریعے اپنا بچاؤ کرتے اور ہم میں سب سے زیادہ بہادر وہ سمجھا جاتا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا۔" (بخاری)

تربیت کے لئے اظہارِ عیب

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ دو آدمیوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرا خیال ہے کہ فلاں اور فلاں شخص ہمارے دین کو کچھ نہیں سمجھتے۔" (بخاری)

رفقائے کار کے ساتھ حسنِ تعلق

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنے کسی ساتھی کے بارے میں مجھے کچھ نہ پہنچائے کیونکہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں تم لوگوں کے پاس اس حال میں آؤں کہ میرا سینہ پاک صاف ہو۔" (ابوداؤد)

عائشہؓ فرماتی ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی بیوی کو مارا نہ کسی خادم کو اور نہ کسی اور کو۔ ہاں البتہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے دین کے دشمنوں کو ضرور مارا ہے۔ آپ ﷺ کو کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچائی گئی کہ آپ ﷺ نے تکلیف پہنچانے والے سے بدلہ لیا ہو۔ البتہ جب کوئی شخص اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا تو خدا کی خاطر اس سے بدلہ لیتے۔" (مسلم)

معاملات کی صفائی

عدّاء بن خالد بن ہَوذہؓ کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے ایک دستاویز لکھی۔ اس کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے: عدّاء بن خالد بن ہَوذہؓ نے اللہ کے رسول محمد ﷺ سے ایک غلام خریدا جس

کے اندر نہ تو کوئی بیماری ہے اور نہ کوئی اخلاقی خرابی و خباثت ہے۔ ایک بیع ہے مسلمان کی مسلمان کے ہاتھ (جس میں کسی طرح کی دھوکے بازی نہیں کی گئی ہے)۔"

(ترمذی)

سائب ابن ابی السائبؓ نے کسی موقع پر رسول اللہ ﷺ سے کہا: "ہم اور آپ ﷺ جاہلیت کے زمانے میں شراکت میں کاروبار کرتے تھے لیکن آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ نہ تو کبھی دھوکہ بازی کی اور نہ جھگڑا کیا۔" (ابوداؤد)

حقوق العباد کی اہمیت

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے تجھ سے ایک وعدہ لے لیا ہے جس کی تو ہرگز خلاف ورزی نہ کرے گا۔ میں انسان ہوں تو جس کسی مسلمان کو میں نے تکلیف دہ بات کہی ہو، برا بھلا کہا ہو، اس پر لعنت کی ہو، اسے کوڑے مارے ہوں تو میرے فعل کو اس مظلوم کے لئے قیامت کے دن سببِ رحمت و مغفرت اور ذریعۂ قربت بنا دے۔"

(بخاری و مسلم)

داعیانہ معاشی زندگی

سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں: "نبوت کے بعد سے زندگی بھر رسول اللہ ﷺ نے میدے کا آٹا نہیں دیکھا۔" نیز سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں: "جب سے آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا اس وقت سے لے کر وصال تک چھنا ہوا آٹا نہیں دیکھا۔" پوچھا گیا کہ "بغیر چھنے آٹے کو آپ لوگ کیسے کھاتے تھے؟" انہوں نے جواب دیا: "ہم جو کو پیستے تھے اور آٹے کو منہ سے پھونک مارتے تھے

اس طرح کچھ بھوسی اڑ جاتی اور بقیہ کی روٹی پکاتے اور کھالیتے۔" (بخاری)

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں پر کئی مہینے اس حال میں گزر جاتے کہ ان میں سے کسی کے یہاں چراغ نہ جلتا اور نہ چولہے میں آگ جلانے کی نوبت آتی۔ اگر زیتون کا تیل مل جاتا تو سر پر لگا لیتے۔" (ترغیب وترہیب)

شفاء بنت عبداللہؓ کہتی ہیں: "میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تا کہ کچھ مال حاصل کروں لیکن آپ ﷺ نے معذرت کر لی (اس پر میرا دل مطمئن نہیں ہوا اور میں نے آپ ﷺ پر خفگی کا اظہار کیا) اور جب نمازِ باجماعت کا وقت قریب آیا تو میں نکلی اور اپنی بیٹی کے یہاں گئی تو اس کے شوہر شرجیل ابن حسنہؓ کو گھر میں پایا۔ میں نے کہا کہ "نماز کا وقت آ گیا اور تم ابھی گھر میں ہو۔" اور ان پر بھی خفا ہوتی رہی۔ انہوں نے بتایا کہ اے خالہ! "آپ مجھے ملامت نہ کریں۔ میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا جو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اپنے استعمال کے لئے بطورِ عاریت لے لیا ہے (میرے پاس دوسرا کپڑا نہیں ہے اس لئے میں مسجد نہیں گیا)۔" میں نے کہا کہ "میرے ماں باپ رسول اللہ ﷺ پر قربان، میں آج ان پر خفا ہو رہی تھی اور ان کی اس حالت کا مجھ کو علم نہیں تھا۔" شرجیلؓ کہتے ہیں کہ "ہمارے پاس ایک ہی پھٹا کرتا تھا جس میں ہم نے پیوند لگا رکھا تھا۔" (طبرانی)

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سوئے۔ جب آپ ﷺ اٹھے تو چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو میں ہم نے دیکھے تو کہا کہ "اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر ہم آپ ﷺ کے لئے کوئی گدا بنا دیں تو کیسا رہے گا؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے دنیا سے کیا مطلب؟ میں تو دنیا میں ایک مسافر کی طرح ہوں جس نے کسی درخت کے سائے میں تھوڑی دیر

تک آرام کیا پھر درخت اور درخت کے سائے کو چھوڑ کر سفر پر روانہ ہو گیا۔" (ترمذی)

انس بن مالکؓ کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے ایک پھٹے پرانے کجاوے اور پرانی چادر میں حج کیا۔ اس چادر کی قیمت چار درہم رہی ہو گی یا چار درہم کے برابر بھی نہیں رہی ہو گی۔" (ترمذی)
عمرو بن حارثؓ کہتے ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا نہ کوئی دینار، نہ کوئی غلام نہ باندی اور نہ کوئی دوسری چیز، سوائے اس مادہ خچر کے جس کا رنگ سفید تھا۔ جس پر آپ ﷺ سواری کرتے تھے اور بجز اپنے ہتھیار اور کچھ زمین کے اور اسے بھی آپ ﷺ نے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا تھا۔" (بخاری)

کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں: "میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ اترا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا: "میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! آپ ﷺ کا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے؟' آپ ﷺ نے بتایا: "تین دن ہو گئے ہیں پیٹ میں ایک دانہ نہیں گیا ہے۔" کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ میں گیا تا کہ آپ ﷺ کے لئے کچھ انتظام کروں۔ دیکھا کہ ایک یہودی اپنے اونٹوں کو ڈول سے پانی بھر بھر کر پلا رہا ہے۔ میں اس سے ہر ڈول پر ایک کھجور کا معاملہ کر کے ڈول بھرنے لگا۔ اس طرح میں نے بہت سی کھجوریں اکٹھی کیں اور انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "یہ تمہیں کہاں سے ملیں؟" میں نے واقعہ بتایا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: "اے کعبؓ! کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟" میں نے کہا: "ہاں! آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ مجھے محبوب بناتے ہیں ان کی طرف فقر و فاقہ اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتا ہے جتنا تیز سیلابی پانی ڈھلوان کی طرف بڑھتا ہے۔ اے کعبؓ! تمہیں بھی امتحان سے دوچار ہونا پڑے گا تو فقر و فاقہ اور معاشی تنگی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہتھیار فراہم کر لو۔" (طبرانی)

مرض الموت

یہاں پر مرض الموت کا واقعہ پڑھنے کے لائق ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو شدید بخار تھا، سر میں شدید درد تھا، درد کی شدت سے آپ ﷺ نے سر پر رومال باندھ رکھا تھا، اسی حالت میں فضل بن عباسؓ سے فرماتے ہیں کہ ''مجھے مسجد لے چلو اور لوگوں کو جمع کرو۔'' جب لوگ آ گئے تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا: ''میں تمہارے درمیان سے جلد چلا جانے والا ہوں، پس جس شخص کی پیٹھ پر میں نے کوڑا مارا ہو تو یہ میری پیٹھ حاضر ہے اس کو یہیں مجھ سے بدلہ لے لینا چاہیے۔ اور جس شخص کو میں نے ناحق برا بھلا کہا ہو تو میں یہاں موجود ہوں اپنا بدلہ لے لے۔ اور جس شخص کا میرے ذمہ کوئی مال ہو تو مجھ سے وصول کر لے۔ اور میری طرف سے دشمنی کا اندیشہ نہ کرے اس لئے کہ یہ میری شان کے منافی ہے۔ تم میں میرا سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو مجھ سے اپنا حق دنیا ہی میں وصول کر لے یا پھر خوشی خوشی معاف کر دے تا کہ میں اپنے رب کے پاس خوش خوش جاؤں۔ اے لوگو! جس نے کسی کا حق دبا لیا ہے وہ اس کا حق لوٹا دے اور دنیا میں رسوائی کا اندیشہ نہ کرے ورنہ پھر آخرت کی رسوائی کے لئے تیار رہے جہاں کی رسوائی دنیا کی رسوائی سے سخت اور شدید ہو گی۔'' (مؤطا امام مالک)

ہمارے عملی کام کیا ہونے چاہئیں؟

* ہمیں چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ کے بے مثال اسوہَ کے بہترین پہلوؤں، احادیث اور سیرت طیبہ کو ہر ممکن طریقے، یعنی تحریر و تقریر کے ذریعے یا جدید ذرائع ابلاغ جیسے media internet, CDs وغیرہ کے ذریعے عام کرنے کی کوشش کریں اور یہ کام صرف ایک دفعہ کرنے کا نہیں ہے بلکہ بار بار اور کثرت کے ساتھ کرنا عصرِ حاضر میں بے انتہا ضروری ہے۔

* دین کی تبلیغ کے لئے نئے نئے اسلوب اختیار کئے جائیں۔ غیر مسلموں کی زبان میں انہیں رسول اللہ ﷺ کی شخصیت کے بارے میں بتایا جائے کیونکہ آپ ﷺ کے بڑے بڑے دشمن آپ ﷺ کی نرمی، محبت اور بلند اخلاق سے متاثر ہو کر ہی ایمان لائے تھے۔

* رسول اللہ ﷺ کے امّتی ہونے کی حیثیت سے ہم اپنے معاملات، برتاؤ، طرزِ عمل اور گفتگو کو جتنا آپ ﷺ کے اخلاق کا نمونہ بنا سکیں بنائیں۔ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو سمجھانے کے لئے صرف احادیث کی کتابیں نہ ہوں بلکہ ہماری اپنی زندگیوں میں بھی لوگوں کو آپ ﷺ کی سنّتوں کی کوئی نہ کوئی جھلک نظر آنی چاہئے۔

* رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات، اخلاقِ حسنہ اور اسوہَ حسنہ کو پیش کرنے کا ایسا اسلوب و طریقہ وضع کریں کہ مسلم تو مسلم غیر مسلم بھی پڑھ کر آپ ﷺ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔

* اللہ کے دین اور رسول اللہ ﷺ کے مشن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جدوجہد، کوشش اور جہاد ہی اصل کام ہے۔

سنّتوں پر عمل کیسے؟

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ہم اپنی زندگیوں پر غور کرتے ہوئے اپنا جائزہ لیں کہ ہم ابھی تک رسول اللہ ﷺ کی کون کون سی سنّتوں پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ جیسا کہ علماء کا قول ہے کہ "ایک نیکی کی جزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دوسری نیکی کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ جبکہ ایک گناہ کی سزا یہ ہے کہ انسان دوسرے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔"

اسی قول کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ پہلے رسول اللہ ﷺ کی چھوٹی چھوٹی سنّتوں پر عمل شروع کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ بڑی سنّتوں کی توفیق بھی جلد مل جائے گی۔

اپنی ذات سے کچھ سوالات کیجئے

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی ابتدا غربت (اجنبیت) کی حالت میں ہوئی تھی۔ یہ اسی حالت میں پھر لوٹ جائے گا تو بشارت ہے غرباء کے لئے۔'' (مسلم)

* اس صورتحال میں ہم میں سے ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ سوچے کہ کیا اسے رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے؟

* کیا اس کا مقصدِ حیات اور نصب العین وہی ہے جو محمد ﷺ کا تھا؟

* دورِ رسالت تو ختم ہو گیا مگر کارِ رسالت تو باقی ہے۔ تو کیا آج وہ رسول اللہ ﷺ کے مشن یعنی دین کی سربلندی میں کوئی حصہ ڈال کر آپ ﷺ کا دست و بازو بننے کی کوشش کر رہا ہے؟

* کیا اس کا دل بھی امّتِ مسلمہ کی بے عملی اور بے راہ روی کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی طرح دکھتا اور کڑھتا ہے؟

* کیا وہ اپنی زندگی، جان، مال، صلاحیت، علم اور اولاد سب کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے کھپانے اور لگانے کا عزم و حوصلہ رکھتا ہے؟

* کیا اس کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ:

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں، میں اسی لئے نمازی

اگر نہیں تو اس کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی عظمت کے بارے میں غیر مسلم دانشوروں کے خیالات اور اظہار رائے

* مائیکل ایچ ہارٹ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''تاریخ کی سو عظیم شخصیات'' میں پیغمبر اسلام محمد ﷺ کو سرفہرست رکھا ہے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے اُس نے کہا: ''ممکن ہے کہ انتہائی متاثر کن شخصیات کی فہرست میں محمد ﷺ کا شمار سب سے پہلے کرنے پر چند احباب کو حیرت ہو اور کچھ معترض بھی ہوں، لیکن یہ واحد تاریخی شخصیت ہیں جو دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے غیر معمولی طور پر کامیاب، کامران اور سرفراز ٹھہرے۔ محمد ﷺ نے عاجزانہ طور پر اپنی مساعی کا آغاز کیا اور دنیا کے مذاہب میں ایک عظیم مذہب کی دعوت دی اور اسے پھیلایا۔ وہ ایک انتہائی مؤثر سیاسی راہ نما بھی ثابت ہوئے۔ آج چودہ سو برس گزرنے کے باوجود اُن کے اثرات انسانوں پر غالب اور طاقتور ہیں۔'' (مائیکل ایچ ہارٹ)

* ''ان (محمد ﷺ) سے بڑا انسان، انسانیت نواز، دنیا کبھی پیدا نہیں کر سکے گی۔''
(مشہور دانشور والٹیر)

* ''عیسائی راہبوں نے جہالت اور تعصب کی بنیاد پر اسلام کی نہایت بھیانک تصویر پیش کی۔ انہوں نے محمد ﷺ اور دینِ اسلام کے خلاف منظّم تحریک چلائی۔ یہ تمام راہب اور مصنف غلط کار تھے۔ محمد ﷺ صحیح معنوں میں ایک عظیم ہستی اور انسانیت کے نجات دہندہ تھے۔ میرے خیال میں محمد ﷺ کا مذہب دنیا کا واحد مذہب ہے جو ہر دور کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے لئے کشش رکھتا ہے۔ محمد ﷺ کے بارے میں میرا ایمان ہے کہ اگر ان جیسا شخص دنیا کا حکمران ہوتا تو ہماری اس دنیا کے مسائل حل ہو چکے ہوتے اور یہ دنیا امن اور خوشیوں کا گہوارہ بن جاتی۔ میری خواہش

ہے کہ اس صدی کے آخر تک ہمیں محمد ﷺ کی تعلیمات اپنا لینی چاہئیں۔ انسانی زندگی کے لئے محمد ﷺ کے افکار و نظریات سے احتراز ممکن نہیں۔ میں محمد ﷺ کے مذہب کے بارے میں یہ پیشنگوئی کرتا ہوں کہ یہ کل کے یورپ کے لئے بھی اتنا ہی قابلِ قبول ہے جتنا آج کے یورپ کے لئے۔ جو اسے قبول کرنے کا آغاز کر چکا ہے۔'' (جارج برنارڈ شا)

٭ ''محمد ﷺ دنیا کے واحد پیغمبر ہیں جن کی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ ان کی زندگی کا کوئی گوشہ چھپا ہوا نہیں بلکہ روشن اور منوّر ہے۔ عقلِ سلیم سے عاری انسان ہی محمد ﷺ پر (نعوذ باللہ) کسی بھی ذہنی بیماری کا الزام عائد کرتے ہیں۔ کوئی واقعہ ان کی زندگی میں ایسا نہیں جس سے ان کی جسمانی یا ذہنی صحت کے علیل ہونے کا سراغ ملتا ہو۔''

(مغربی مصنف ای ڈرمنگھم)

٭ ''تاریخِ انسانی میں محمد ﷺ کا مقام سب سے بلند اور منفرد ہے۔ ان کی عظیم ترین فتح یہ ہے کہ انہوں نے انسان کو یہ عقیدہ دیا ہے کہ خدا ایک ہے۔ ایک عظیم مدبّر اور سیاستدان کی حیثیت سے ان کے جواہر انتہائی پیچیدہ اور مشکل مسائل کی گتھیاں سلجھاتے ہوئے کھلتے ہیں۔''

(اے گیلیوم کی کتاب ''اسلام'' سے اقتباس)

٭ ''محمد ﷺ پر کارلائل کی تقاریر کے بعد سے مغرب کو یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ محمد ﷺ کی سنجیدگی پر یقین کرنے کی معقول وجوہات موجود ہیں۔ اپنے عقیدے اور ایمان کی خاطر مظالم سہنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا، ان پر اعتقاد رکھنے والوں کا اعلیٰ اخلاق و کردار اور ان کی طرف امام و پیشوا کی حیثیت سے دیکھنا، پھر آخر کار ان کی عظمتیں اور کامیابیاں، یہ سب دلیل ہیں ان کے اخلاصِ کامل کی۔'' (منٹگمری واٹ)

❋ ''اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ وہ اپنے پیروؤں پر نہ صرف اپنی گرفت قائم کئے ہوئے ہے بلکہ اس میں روز افزوں ترقی بھی ہورہی ہے۔ اس کا تبلیغی پہلو کبھی بھی ضعیف نہیں رہا۔''

(ڈاکٹر چارلس ایسومی)

❋ ''محمد ﷺ نے اسلام کے ذریعے انسانوں میں رنگ و نسل اور طبقاتی امتیاز کا یکسر خاتمہ کردیا۔ کسی مذہب نے اس سے بڑی کامیابی حاصل نہیں کی جو محمد ﷺ کے مذہب کو حاصل ہوئی۔ آج کی دنیا جس ضرورت کے لئے سرگرداں ہے اسے صرف مساواتِ محمدی ﷺ کے ذریعے ہی پورا کیا جاسکتا ہے۔''

(آرنلڈ ٹوائن بی)

❋ ''محمد ﷺ فلسفی، خطیب، مبلغ، قانون ساز، شجاع اور بہادر تھے۔ انہوں نے قوانینِ خداوندی بحال کئے۔ وہ تمام پیمانے اور معیار جن سے ہم کسی انسان کی عظمت کا اندازہ لگاتے ہیں انہیں بروئے کار لاکر بتایئے کہ کیا محمد ﷺ سے کوئی عظیم تر تھا؟''

(لامارتین)

❋ ''ان (محمد ﷺ) کے لئے یہی کہنا کافی ہے کہ انہوں نے وحشی انسانوں کو نورِ حق کی جانب ہدایت دی اور انہیں متحد، صلح پسند اور پرہیزگار بنادیا۔ ان کے لئے ترقی و تہذیب کے راستے کھول دیئے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اتنا بڑا کام صرف فردِ واحد کی ذات سے ظہور پذیر ہوا۔''

(روسی فلاسفر کاؤنٹ ٹالسٹائی)

❋ ''روئے زمین پر محمد ﷺ جیسا دور اندیش اور صاحبِ بصیرت انسان کوئی دوسرا دکھائی نہیں دیتا۔''

(اسٹینلے لین پول)

❋ ''عیسائیت اور اس کے علمبرداروں نے ہمیشہ اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کے خلاف باطل (منفی) پروپیگنڈا جاری رکھا۔ جبکہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ محمد ﷺ ایک عظیم انسان اور فقید المثال مذہبی راہ نما تھے۔ وہ ایک ایسے دین کے علمبردار تھے جو بردباری، مساوات اور انصاف کی بنیادوں پر قائم ہے۔''

(نامور دانشور برٹرینڈ رسل)

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَاسَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَااسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

"اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں ان سب بھلائیوں کا جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگیں اور ہم تیری پناہ میں آتے ہیں ان تمام بری چیزوں کے شر سے جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔ اور تجھ سے ہی مدد مانگی جا سکتی ہے اور تیرے ذمہ ہے (حق) پہنچانا اور اللہ کی (مدد کے) بغیر گناہوں سے پھرنے کی طاقت اور (عبادت کی) قوت حاصل نہیں ہو سکتی۔" (ترمذی)

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا۔

"میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا۔" (3 مرتبہ صبح وشام) (ابوداؤد)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ۔

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری محبت کا اور اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرے اور ایسے عمل کی محبت کا جو مجھے تیری محبت کے قابل بنا دے۔“ (ترمذی)

۞ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○

”اے ہمارے رب ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمایا ہے اور ہم نے رسول کی پیروی کی تو تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔“ (سورۂ آلِ عمران:53)

۞ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ○

”رسول ﷺ اور مومن ایمان لائے اس پر جو نازل کیا گیا ان کی طرف، وہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہم اس کے رسولوں میں تفریق نہیں کرتے، (ان کا کہنا ہے) کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت قبول کی، اے ہمارے رب ہم تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری طرف پلٹنا ہے۔“ (سورۂ البقرہ:285)

I WONDER

If Prophet Muhammad (saw) visited you,
Just for a day or two,
If he came unexpectedly, I wonder what you would do?
Oh, I know you'd give your nicest room, to such an honoured guest,
And all the food you'd serve to him, you're glad to have him there,

That serving him in your home, is joy beyond compare.

But when you saw him coming, would you meet him at the door?
With your arms outstretched in welcome, to your visitor?
Or, would you have to change your clothes, before you let him in?
Or hide some magazines and put the Qur'an where they have been?
Would you still watch X-rated movies, on your TV set?

Or would you rush to switch it off, before he gets upset?

Would you turn off the radio, and hope he hadn't heard?
And wish you hadn't uttered, that last hasty word?

And I wonder, if the Prophet (saw) spent, a day or two with you,
Would you go right on doing everything you always do?
Would you go right on saying the things you always say?

Would life for you continue for you, as it does from day to day?
Would your family conversation, keep its usual pace?
And would you find it hard each meal, to say a table grace?
Would you keep up each and every prayer, or would you put on a frown?

Would you always jump up early, for the prayer at dawn?
Would you sing the song you always sing and read the books you always read?

And let him know the things on which your mind and spirit feed?
Would you take Prophet (saw) with you, everywhere you go?

Or, would you change your plans, just for a day or so?
Would you be glad to have him together with your very closest friends?

Or, would you hope they'd stay away until his visit ends?
Would you be glad to have him stay, forever on and on?

Or, would you sigh a great relief, when he at last was gone?
It might be interesting to know, the things that you would do,
If Prophet Muhammad (saw), in person, came to spend time with you.

may be familiar to many, yet I myself feel whenever I re-read them, a new way of admiration, a new of reverence for that mighty Arabian teacher."

(Annie Besant, The Life and Teachings of Muhammad, Madras 1932, p.4)

"Muhummed is the most successful of all Prophets and religious personalities."

(Encyclopaedia Britannica)

"I have studied him — the wonderful man — and in my opinion far from being an anti-Christ he must be called the saviour of humanity."

(George Bernard Shaw in "The Genuine Islam")

"By a fortune absolutely unique in history, Mohammed is a threefold founder of a nation, of an empire and of a religion."

(Rev. R. Bosworth-Smith in "Mohammed and Mohammedanism" 1946)

he ruled by a right divine, it was Muhummed, for he had all the powers without their supports. He cared not for the dressings of power. The simplicity of his private life was in keeping with his public life."

(Rev. R. Bosworth-Smith)

"Muhammad was the soul of kindness and his influence was felt and never forgotten by those around him."

(Diwan Chand Sharma,
The Prophets of the East, Calcutta 1935, p.122)

"Four years after the death of Justinian, A.D. 569, was born at Mecca, in Arabia the man who, of all men exercised the greatest influence upon the human race... Mohammed..."

(John William Draper, M.D., L.L.D.,
A History of the Intellectual Development of Europe,
London 1875, Vol. 1, pp.329-330)

"In little more than a year he was actually the spiritual, nominal and temporal ruler of Medina, with his hands on the lever that was to shake the world."

(John Austin, "Muhammad the Prophet of Allah" in T.P's.
and Cassel's Weekly for 24th September 1927)

"Philosopher, Orator, Apostle, Legislator, Warrior, Conqueror of ideas, Restorer of rational beliefs, of a cult without images; the founder of twenty terrestial empires and of one spiritual empire, that is Muhammed. As regards all standards by which human greatness may be measured, we may well ask, is there any man greater than he?"

(Lamartine, Historie de la Turquie,
Paris 1854, Vol.11, pp.276-2727)

"It is impossible for anyone who studies the life and character of the great Prophet of Arabia, who knows how he taught and how he lived, to feel anything but reverence for that mighty Prophet, one of the great messengers of the Supreme. And although in what I put to you I shall say many things which

The Non-Muslim Verdict on Muhammad (PBUH)

Michael H. Hart, a Christian American, astronomer, mathematician, lawyer, chessmaster and scientist, after extensive research, published an incisive biography of the 100 most influential people of all time. The biographical rankings with explanations describes the careers of religious and political leaders, inventors, writers, philosophers, scientists and artists

From this research, which included illustrious personalities such as Jesus Christ, Moses, Caesar, the Wright brothers, Napoleon, Shakespeare, Columbus and Michaelangelo; Michael Hart rated Muhummed (PBUH) as number one. He concluded the biography with the words "It is this unparalleled combination of secular and religious influence which I feel entitles Muhummed (PBUH) to be considered the most influential single figure in human history."

"If a man like Muhammed were to assume the dictatorship of the modern world, he would succeed in solving its problems that would bring it the much needed peace and happiness."

(George Bernard Shaw)

"People like Pasteur and Salk are leaders in the first sense. People like Gandhi and Confucius, on one hand and Alexander, Caesar and Hitler on the other, are leaders in the second and perhaps the third sense. Jesus and Buddha belong in the third category alone. Perhaps the greatest leader of all times was Mohammed, who combined all three functions. To a lesser degree, Moses did the same."

(Professor Jules Masserman)

"Head of the State as well as the Church, he was Caesar and Pope in one; but, he was Pope without the Pope's pretensions, and Caesar without the legions of Caesar, without a standing army, without a bodyguard, without a police force, without a fixed revenue. If ever a man had the right to say that

Index

S.No.	Particulars	Page No.
1	The Non-Muslim Verdict on Muhammad (PBUH)	1
2	I WONDER	4

ادارہ 'العلم' کے مختلف موضوعات پر مندرجہ ذیل کتابچے اور پمفلٹ اردو اور انگریزی میں دستیاب ہیں۔

اردو کتابچے

1 اعتقادی بدعات
2 مسنون اذکار
3 سوچئے کیا میرے لئے اللہ کافی نہیں
4 عقدِ نکاح (قرآن اور سنت کی روشنی میں)
5 زبان کے گناہ اور ان کا علاج
6 بیٹی
7 ہم نماز کیوں پڑھیں؟
8 وضو اور غسل کا مسنون طریقہ
9 اہتمامِ رمضان
10 حج اور عمرہ کا مسنون طریقہ
11 موسیقی (قرآن اور سنت کی نظر میں)
12 رنج وغم اور موت کے آداب
13 مسنون حج کیجیے
14 سود (اللہ اور رسولؐ سے جنگ)
15 قانونِ وراثت (قرآن اور سنت کی روشنی میں)
16 قرآنِ کریم (نور، ہدایت، رحمت)
17 حیا اور حجاب (قرآن اور سنت کی نظر میں)
18 دنیا کی حقیقت
19 جنت کی طلب
20 کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟
21 شراب کی حرمت
22 شفا کی دعائیں
23 اللہ کس سے محبت کرتا ہے؟
24 شیطان کے مکروفریب
25 اب بھی وقت ہے
26 میرا قرآن پر عمل پورا یا ادھورا؟
27 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (رحمت للعالمین، محسنِ انسانیت، رہبرِ امت)
28 استغفار
29 اللہ تیرا شکر
30 راضی بہ رضائے رب
31 صبرِ جمیل
32 اللہ کی حفاظت
33 ہدایت کی طلب
34 کیا ہم اللہ سے ڈرتے ہیں
35 والدین ہماری جنت
36 اولاد کی تربیت کیسے کریں؟
37 اللہ تعالٰی کے نام
38 کیا میں ایک اچھی بیوی ہوں؟
39 کیا میں ایک اچھا شوہر ہوں؟
40 محبت اور دوستی کا معیار
41 جہنم سے پناہ
42 جنت کا سوال
43 حدیث کی ضرورت کیوں؟
44 خاتمہ بالایمان
45 قبر کے احوال
46 ذوالحجہ کے دس بابرکت ایام
47 حسد
48 غیبت
49 درود وسلام
50 اللہ کی اطاعت پر موت
51 میری ذمہ داری
52 دعائے مغفرت
53 زیارت قبور کی دعائیں
54 پریشانی دور کرنے کی دعائیں

English Booklets

1 Bidah (Innovations in Islam)
2 Remembrance of Allah
3 Shirk (The Unforgivable Sin)
4 Nikah (In The Light of Sunnah)
5 Sins of the Tongue and Its Cure
6 Why Should We Pray?
7 Preparing For Ramadan
8 Laws of Inheritance
9 Etiquettes of Expressing Grief and Mourning the Dead
10 Music (in the light of Qur'an and sunnah)
11 Qur'an (light, Guidance, mercy)
12 The Reality of Life
13 Interest (War Against Allah ﷻ and The Prophet ﷺ)

BOOKS AVAILABLE AT:

مندرجہ ذیل پتوں پر کتابیں دستیاب ہیں:

Main Distributors: AL-ILM Karachi
12-C, 21st Commercial Street, DHA Phase II Ext. Karachi.
Ph: **35882073, 35318553, 35318554**

Dawah Books: Khadda Market, DHA Phase 5. Ph: 021-35342335
Darussalam: Tariq Road, Karachi. Ph: 021-34393936
Metro Cassettes: Metro Shopping mall, Clifton Karachi. Ph: 021-35304853
Islamic Book Store: Shop # 6, Hotel Heaven, Defence, Lahore. Ph: 042-36132434, 35691267, 36612322
Darrul Kutab: St 4 Shop 3, Rohaila Market, Zakaria Town, Bosen Road, Multan. Ph: 0321-4850902
Qur'an Manzil: Urdu Bazar, Karachi. Ph: 021-32621206
Maktaba Nadwa: Urdu Bazar, Karachi. Ph: 021-32638917, 0322-2678163
Amaan Business Center: Shop 15, 1st Floor, Johar Town, Lahore. Ph: 0322-4492929
New Al-Masood Islamic Center: Shop # 3, Building # 22C, Sunset Street # 2,
Opposite Mosque Bait us Salam, Phase 4, Defence, Karachi. Ph: 021-35892960, 0301-6695063
Mazhar - Usman Book Dipo: Amean Poor Bazar, Faisalabad Ph: 0313-8695803, 041-2412440

ادارہ 'العلم' قرآن کریم اور سنّت کی تعلیم بچّوں، لڑکیوں اور خواتین وحضرات تک پہنچانے کیلئے مندرجہ ذیل کورسز کا اہتمام کرتا ہے۔

مقصد: قرآن وسنّت کی تعلیمات ہر دل میں، ہر ہاتھ میں، ہر گھر میں، ہر سطح پر پھیلیں اور نافذ ہوں

بنیاد : خواتین کیلئے اردو میں 18 ماہ پر مشتمل قرآن سرٹیفکٹ کورس

دن: پیر سے جمعرات	اوقات: 9:00 am سے 12:45 pm

رمضان پروگرام: ماہِ رمضان میں دورۂ قرآن کا اہتمام

رابطے کیلئے: 0300-8202473

فہم القرآن: خواتین / بچیوں کیلئے اردو میں تفسیر القرآن اور دیگر فہم دین مضامین پر مشتمل کورس

دن: جمعہ اور ہفتہ	اوقات: 3:15 pm سے 6:00 pm اوقات: 3:15 pm سے 5:00 pm

رابطے کیلئے: 021-35846958

مکتب : بچّوں کیلئے تجوید و قرآنی تعلیم و تربیت کا مدرسہ

دن: پیر سے بدھ	اوقات: 3:30 pm سے 5:00 pm

تعمیر : خواتین کیلئے اردو میں منتخب نصاب، تجوید اور گرامر کا ایڈوانس کورس

دن: منگل اور بدھ	اوقات: 9:30 am سے 12:30 pm

Understand the Qura'n: Tafseer of the Qura'n for men (English)
Speaker: Mr Najm-ul-Hassan (Separate arrangement for Ladies)

Timings: 7:45pm to 9:45pm	1st Fri & Sat of the month

Quest: Weekly Islamic education programme for women (English)

Timings: 3:00pm to 6:00pm	Day: Thursday

Perceptions: Weekly interactive Islamic workshops for girls (English)

Timings: 3:30pm to 5:30pm	Day: Friday

زیرِ نگرانی - ہما نجم الحسن

مزید معلومات کیلئے پتہ: 12-C, 21st Commercial Street, DHA Phase II Ext. Karachi.
Contact no.: 021-35318553, 021-35318554, 021-35882073

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

''بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔'' (سورۃ الاحزاب:56)

تعلیم بذریعہ قرآن وسنت

(REVISED EDITION)

35882073 0300-2125144
www.al-ilm.com
35318554 0331-2845902